اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ O وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن O اَمَّا بَعْدُ!
فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

”دین کے مسائل“ (part 01c)

والدین کو چاہیے کہ خود بھی پڑھیں اور اگر صلاحیت (ability) ہو تو اپنے بچّوں کو پڑھائیں ورنہ کسی سُنّی عالم / سُنّی عالمہ کے ذریعے پڑھوائیں (بھلے انہیں fees دینی پڑے لیکن **عام قاری صاحبان کے ذریعے نہ پڑھوائیں** تاکہ دینی مسائل سیکھنے سکھانے میں غلطیاں نہ ہوں، مگر اس صورت (case) میں بھی **Topic number 49,50** والدین خود بچّوں کو سمجھائیں)۔

25 ”تکبیر، ثناء (سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ)، تسبیح اور قراءت کی وضاحت (explanation)“

امیر المؤمنین حضرت علیُّ المُرتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں:

جب مسلمان کا انتقال ہوتا ہے تو زمین میں اُس کی نماز کی جگہ اور آسمان میں اُس کا عمل چڑھنے کا دروازہ اس پر روتے ہیں۔ پھر آپ نے قرآنِ پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ (Translation): تو ان پر آسمان وزمین نہ روئے۔ (ترجمہ کنز العرفان) (پ ۲۵، الدخان: ۲۹)

واقعہ (incident): **نماز میں صحت اور شفاء ہے**

حضرت ابو ہُریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں کہ ایک بار میں نماز پڑھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس بیٹھ گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: کیا تجھے پیٹ میں دَرد ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: قُمْ فَصَلِّ، فَاِنَّ فِی الصَّلَاۃِ شِفَآء۔ یعنی ”اُٹھو اور نماز پڑھو کیونکہ نماز میں شِفا ہے“۔ (ابن ماجہ، ج۴، ص۹۸، حدیث ۳۴۵۸)

تکبیر اور ثناء:

{1} امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھنے والے نے تکبیر تحریمہ میں ”اَللّٰہ“ امام صاحب کے ساتھ کہا مگر ”اَکْبَر“ امام صاحب سے پہلے ختم کرلیا تو اس کی نماز شروع ہی نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت ج۱، ص۵۰۸، مسئلہ ۵، مُلخصاً)

{2} بہتر طریقہ یہ ہے کہ جب امام صاحب "اَللّٰہُ اَکْبَر" کے آخِری حصّے "بَر" پر پہنچے تب ہم "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا شروع کرے۔

{3} "اللہ" کو "آللہ" یا "اَکْبَر" کو "آکْبَر" یا "اَکبار" کہا نماز نہ ہوگی بلکہ اگر ان کے بدلے ہوئے، بگڑے ہوئے معنیٰ (یعنی کفریہ معنیٰ) سمجھ کر جان بوجھ کر (deliberately) کہے تو کافر ہے۔ (نماز کا طریقہ ص ۲۲، ۲۳، مُلخصاً)

{4} بلا ضرورت (ثناء) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ چھوڑنے کی اجازت نہیں اور اگر چھوڑنے کی عادت بنالی تو گناہ گار ہے (کہ یہ سنّت مؤکّدہ ہے) (فتاوٰی رضویہ ج ۶، ص ۱۷۲)

نماز میں قرآن اور تسبیحات پڑھنے کے مسائل:

{5} آہستہ آواز میں قرائت کرنے میں بھی یہ ضروری ہے کہ کوئی روکاوٹ مثلاً شور نہ ہو تو خود سن سکے، اگر اتنی آواز بھی نہ ہو تو نماز نہیں ہوگی {6} ثناء، اَعُوْذُ، بِسْمِ اللہ، قراءت، رکوع اور سجدے کی تسبیحات اور **اَلتَّحِیَّات** وغیرہ میں بھی کم از کم اتنی آواز ہونا ضروری ہے کہ کوئی روکاوٹ مثلاً شور نہ ہو تو خود سن سکے {7} یہ بات یاد رہے کہ خود سننا ضروری ہے مگر یہ اِحتیاط (caution) رہے کہ آہستہ قراءت والی نمازوں میں قراءت اور تسبیحات وغیرہ کی آواز بھی دوسروں تک نہ پہنچے {8} بلکہ قریب نمازی نماز پڑھ رہے ہوں تو انہیں بھی تکلیف نہ ہو اور جماعت میں تو اور بھی احتیاط کرنی چاہیے کہ نمازی قریب قریب ہوتے ہیں۔ (نماز کا طریقہ ص ۲۵ ماخوذاً)

حُرُوف صحیح طریقے سے پڑھنا ضروری ہے:

{9} اکثر لوگ "ط۔ت، س۔ص۔ث، ا۔ء۔ع، ہ۔ح اور ض۔ذ۔ظ" میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ یاد رکھئے! حُرُوف بدل جانے سے اگر معنیٰ بگڑ گئے تو نماز نہ ہوگی۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۵۷، مُلخصاً) {10} مَثَلاً جس نے "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" میں "عظیم" کو "عَزِیْم" (ظ کے بجائے ز) پڑھ دیا نماز ٹوٹ جائے گی لٰہذا جس سے "عظیم" صحیح پڑھا نہ جاتا ہو وہ "سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْکَرِیْم" پڑھے۔ (قانونِ شریعت حصّہ اوّل ص ۱۰۵، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۲۴۲)

{11} خبردار! خبردار! خبردار! جس سے حروف صحیح نہیں پڑھے جاتے، اُس کے لئے تھوڑی دیر مشق

(practice) کرلینا کافی نہیں بلکہ لازم ہے کہ انہیں سیکھنے کے لئے رات دن پوری کوشش کرے۔ آج کل کافی لوگ اِس برائی کا شکار ہیں کہ نہ انہیں قرآنِ کریم صحیح پڑھنا نہیں آتا ہے اور نہ ہی وہ سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ **یاد رکھئے!** اِس طرح نمازیں برباد (یعنی خراب) ہو سکتی ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۷۰ ملخصاً) {12} جس نے رات دن کوشش کی مگر سیکھنے میں ناکام رہا جیسے کچھ لوگوں سے صحیح حُروف نہیں پڑھے جاتے، نہیں تب بھی ان کے لئے لازمی ہے کہ رات دن سیکھنے کی کوشش کرے اور کوشش کے دِنوں میں اُن کی اپنی نماز ہو جائے گی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ، ج ۶، ص ۲۵۴، ملخصاً) {13} قرآنِ پاک درست پڑھنے کے لیے بچّے کسی صحیح قاری اور بچّیاں کسی صحیح قاریہ سے پڑھیں (دعوتِ اسلامی کے مدرسۃ المدینہ میں قاری صاحب اور قاریہ صاحبہ کا ٹیسٹ ہوتا اور امتحان بھی لیا جاتا ہے۔ اگر آپ کے قریب میں مدرسۃ المدینہ نہیں تو online تعلیمِ قرآن حاصل کریں۔ یاد رہے! online پڑھنے کی فیس بھی لی جاتی ہے)۔ [(1)]

....

26 ”نماز کے دو فرائض: قیام اور سجدے، کی وضاحت (explanation)“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

نماز اِیمان کی علامت (یعنی پہچان) ہے تو جو نماز کے فرائض، سنّتیں اور آداب کا لحاظ رکھتے ہوئے سچّے دل سے اِس کی حفاظت کرے گا وہ مومن ہے۔ (اَلفِردَوس بمأثور الخِطاب ج ۳، ص ۴۱، حدیث ۴۱۰۲)

واقعہ (incident): **مسجد دور تھی مگر**

حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں ایک ایسے صاحِب کو جانتا ہوں جن کا گھر مسجدِ نبوی سے

---

(49) جواب دیجئے:

س ۱) **قرائت** میں کم از کم کتنی آواز رکھنی چاہیے؟

س ۲) ہمیں یہ کیسے پتا چلے کہ ہماری قرائت درست نہیں ہے؟ اور اسے **صحیح کرنے کے لیے** ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

سب سے زیادہ دُور تھا اور اُن کی (باجماعت) نماز کبھی نہ چھوٹتی تھی، میں نے اُن کو مشورہ دیا کہ جانور خرید لیجئے تا کہ اس پر بیٹھ کر دھوپ اور اندھیرے میں آسانی سے (مسجد تک) آسکیں۔ انہوں نے کہا: میری نیّت یہ ہے کہ میرے لئے گھر سے مسجد تک آنے اور مسجد سے اپنے گھر واپس آنے کا ثواب لکھا جائے۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے (اُن صحابی سے) فرمایا: "اللہ کریم نے یہ تمام (ثواب) تمہارے لئے جمع کر دیا۔" (مسلم ص ۲۶۲ حدیث ۱۵۱۴ مختصراً)

نماز میں کھڑے ہونے (قیام کرنے) کی صورتیں:

{1} فرائض وواجبات (مثلاً وِتر کی نماز، عید کی نماز وغیرہ) اور سنتِ فجر کی ہر رکعت میں قیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے۔

{2} ان نمازوں کو اگر شریعت کی اجازت کے بغیر بیٹھ کر پڑھیں گے تو یہ نمازیں نہیں ہوں گی۔

{3} جو لوگ سجدہ کرنے کی طاقت رکھتے ہوں لیکن یہ نمازیں خود کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتے مگر عصا لکڑی / لاٹھی (stick) یا دیوار یا آدمی کے سہارے سے کھڑا ہونا ممکن ہو تو جس جس رکعت میں جتنی دیر اس طرح سہارے سے کھڑے ہو سکتے ہیں اُس رکعت میں اُتنی دیر کھڑا ہونا فرض ہے، یہاں تک کہ صرف تکبیرِ تحریمہ (یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَر") کھڑے ہو کر کہہ سکتے ہیں تو اُتنا ہی قیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اب سب نمازیں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں(2)۔ (نماز کا طریقہ ص ۱۰۴، ۱۰۵ ملخصاً)

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا طریقہ:

{1} نفل بیٹھ کر پڑھے تو اس طرح بیٹھے جیسے تشہُّد (یعنی اَلتَّحِیَّات) میں بیٹھا کرتے ہیں (اب تکبیر تحریمہ یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر نماز شروع کریں پھر) قراءت کی حالت میں ناف (پیٹ کے سوراخ) کے نیچے ہاتھ باندھے رہے جیسے قیام میں باندھتے ہیں۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ح ۴، ص ۶۷۱، مسئلہ ۴۵)

---

(50) "مریض (بیمار) کی نماز" کی تفصیل (detail) **Topic number : 81** میں پڑھیں اور **practicals** ویب سائٹ **farzuloom.net** سے دیکھیں۔

{2} جتنا رکوع میں جھکتے ہیں (یعنی سر گھٹنوں (knees) کی سیدھ میں آجائے)، اتنا جھک کر نماز کی نیّت باندھی (یعنی اس حالت (condition) میں "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر نماز شروع کی) تو نماز نہ ہو گی۔ (مسئلہ ۱۴ ملخصاً)

{3} عام نمازوں کی طرح اس میں ثناء، اَعُوْذُ، بِسْمِ اللہ پڑھیں اور قراءت کریں۔

{4} بیٹھ کر نماز میں رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیشانی (forehead) گھٹنوں (knees) کی سیدھ میں آجائے۔ (ماخوذاً فتاوی رضویہ جلد ۶، ص ۱۵۷)

{5} قومے میں اس طرح بیٹھیں کہ جیسے تَشَہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) میں بیٹھا کرتے ہیں۔

{6} باقی سجدہ وغیرہ عام نمازوں کی طرح کریں۔ اسی طرح دوسری رکعت پڑھ کر **اَلتَّحِیّات** وغیرہ پڑھ کر نماز مکمل کر لیں۔

نوٹ: نفل نمازیں بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے البتہ بلا عذر (یعنی بغیر مجبوری کے) بیٹھ کر پڑھنے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔ (صحیح مُسلِم، ص ۳۷۰ حدیث ۷۳۵ ماخوذاً)

سجدہ (سات ہڈیوں پر):

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: مجھے حکم ہوا کہ سات (7) ہڈیوں (bones) پر سجدہ کروں، منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے (knees) اور دونوں پنجے (claws) پر۔ (صحیح البخاري، الحدیث: ۸۱۲، ج ۱، ص ۲۸۵)

سجدے میں لگنے والی ہڈیوں کے مسائل:

{1} پیشانی (forehead) کا زمین پر جمنا (یعنی ٹک جانا) سجدے کی حقیقت ہے اور {2} پاوں کی ایک انگلی کا پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ اُبھرا ہوا حصّہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) لگنا شرط (precondition) ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۳) تو اگر کسی نے اس طرح سجدہ کیا کہ دونوں پاؤں زمین سے اٹھے رہے، نماز نہ ہوئی بلکہ اگر صرف انگلی کی نوک زمین سے لگی، جب بھی نماز نہ ہوئی۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۵۱۳)

{3} ہر پاؤں کی اکثر (مثلاً تین تین) انگلیوں کا پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ اُبھرا ہوا حصّہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) زمین پر جما ہونا واجب ہے (عورتیں اپنے دونوں پاؤں سیدھی طرف نکالیں گی)۔

{4} (ا) ناک کی ہڈی زمین پر لگنا واجب ہے۔

(۲) بہت سے لوگ سجدے میں ناک کی ہڈی (یعنی ناک کے بیچ کا سخت حصّہ) نہیں بلکہ نوک (یعنی ناک کا وہ حصّہ کہ جہاں سے سانس لیا جاتا ہے) لگاتے ہیں، اس وجہ سے واجب چھوٹ جاتا اور نمازی گناہ گار ہوتا ہے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۳، ص ۲۵۳ ملخصاً)

{5} سجدے میں زمین پر ہاتھ اور **{6}** گھٹنے (knees) رکھنا واجب ہے۔ (جدّ الممتار، جلد ۳، صفحہ ۱۸۰)

نوٹ: (۱) چشمے کا فریم چاہے پلاسٹک سے بنا ہو یا کسی بھی دھات (metal) سے بنا ہو، اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، جبکہ ناک کی ہڈی زمین پر جم (یعنی اچھی طرح لگ) رہی ہو۔ اگر چشمہ کی وجہ سے ناک کی ہڈی زمین پر نہ جمتی (یعنی صحیح طرح نہ لگتی) ہو یا چشمے کی وجہ سے صرف ناک کی نوک ہی لگا رہی ہو تو واجب رہ جانے کی وجہ سے نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہو گا یعنی اس حالت (condition) میں نماز پڑھنا گناہ، اور اگر اسی طرح نماز پڑھ لی ہو تو اس نماز کو دوہرانا واجب ہو گا۔ (ربیع الثانی 1441، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دار الا فتاء اہلسنّت، ملخصاً)

(۲) جس فوم (foam) پر سجدے میں پیشانی (forehead) پوری نہیں دبتی اور نہ ہی زمین کی سختی محسوس ہوتی ہو بلکہ پیشانی مزید (more) دبانے سے اور دبتی ہے تو ایسے فوم پر سجدہ کرنے سے سجدہ نہیں ہو گا، لہٰذا نماز بھی نہیں ہو گی۔ (اکتوبر 2022، ماہنامہ فیضانِ مدینہ، دار الا فتاء اہلسنّت، مُلخصاً)[3]

---

27 ”جماعت کے ساتھ نماز“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے چل کر نہ آنے والا اگر جانتا کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے

---

(51) **”سجدے کا طریقہ“** اور بارہ (12) **رسائل عطاریہ** کے **practicals** ویب سائٹ **farzuloom.net** سے دیکھیں۔

جوابِ دیجئے:

س ۱) وہ کون سی نمازیں کہ جو بیٹھ کر پڑھنے سے نہیں ہوتیں؟

س ۲) سجدے میں کون کون سی ہڈیاں لگانا واجب ہیں؟

لئے چل کر آنے والے کے لئے کیا اَجر (یعنی ثواب) ہے تو وہ ضرور آتا، اگرچہ اسے گھسٹتے (زمین پر رگڑتے) ہوئے آنا پڑتا۔ (معجم کبیر، ۸/ ۲۲۴، حدیث: ۷۸۸۶)

واقعہ(incident): **چالیس(40)سال پہلی صف میں نمازیں**

حضرت سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بیس(20) سال ہونے کو آئے کہ اذان کی آواز ٹھیک اُس وقت کان میں پڑتی ہے جب کہ مسجد کے سامنے پہنچ چکا ہوتا ہوں (کیمیائے سعادت ج۱ ص۱۸۴)۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: چالیس(40) سال سے میری جماعت کبھی نہیں نکلی اور نہ میری نظر لوگوں کی گردنوں کے پچھلے حصّے پر پڑی (یعنی آپ پہلی صف ہی میں نماز پڑھتے تھے)۔ (الطبقات الکبری ج۵، ص۹۹)

جماعت سے نماز:

{1} جماعت، دین کا اہم واجب اور اس کی نشانیوں میں سے ہے (فتاوی رضویہ جلد۶، ص۴۳۵، ماخوذاً) ہر عاقل بالغ(4) (grown-up) قدرت رکھنے والے مرد مسلمان پر جماعت واجِب ہے، شرعی مجبوری کے بغیر ایک(1) بار بھی چھوڑنے والا گناہ گار و عذابِ(punishment) کا حق دار ہے۔ جماعت کئی بار چھوڑنے والا فاسِق (اور بڑا گناہ گار) ہے۔ (بہار شریعت، ج۱، ح۳، ص۶۷، ملخصاً)

{2} عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت ج۱، ح۳، ص۵۸۴ ملخصاً) اور انہیں جماعت کرنے یا جماعت میں شامل ہونے کی اجازت بھی نہیں۔

{3} نمازِ جمعہ اور عید میں جماعت شرط ہے (بغیر جماعت کے یہ نمازیں نہیں ہونگی۔ جمعہ و عیدین کی اور بھی شرطیں (preconditions) ہیں، جس طرح شہروں میں عام طور پر مسجدوں میں جماعت سے نماز ہوتی ہے تو اسی میں جاکر، صحیح عقیدے والے امام صاحب کے پیچھے نماز ادا کریں)۔ (در مختار و رد المحتار ج۲ ص۳۴۱-۳۴۲)

{4} عورتیں جمعہ کی نماز نہیں پڑھیں گی، وہ ظہر ہی پڑھیں گیں اور عید کی نماز عورتوں پر واجب نہیں ہے۔

{5} جب نماز کے لیے صفیں (rows) بنائی جارہی ہوں اُس وقت اگر ایک (سمجھدار۔sensible) نابالغ بچّہ ہو

---

(52) اس کی وضاحت(explanation) **Topic number:49,50** میں ہے، جو والدین اپنے بچّوں کو خود سمجھائیں۔

تو وہ کسی بھی صف یہاں تک کہ پہلی (1st) صف میں بھی جہاں چاہے کھڑا ہو سکتا ہے۔(در مختار ج۲ص۳۷۷،ماخوذاً)

{6} اگر ایک سے زیادہ بچّے ہوں تو اُن کی صف (یعنی لائن) مردوں کی آخری صف کے پیچھے بنائی جائے۔(در مختار ج۲ص۳۷۷ماخوذاً)

{7} جماعت اس طرح حاصل کرنا کہ اس کی کوئی رَکعت نہ نکلے، وُضو میں تین (3) تین بار اعضا (چہرہ، ہاتھ، پاؤں) دھونے سے بہتر ہے اور تین (3) تین بار دھونا تکبیر اُولیٰ (نماز شروع کرنے کے لیے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنے کو) پانے سے بہتر ہے یعنی اگر وُضو میں تین (3) تین بار دھوتا ہے تو رَکعت نکل جائے گی، تو افضل یہ ہے کہ تین (3) تین بار نہ دھوئے اور رکعت نہ جانے دے اور اگر جانتا ہے کہ رَکعت تو مِل جائے گی مگر تکبیر اُولیٰ نہ ملے گی تو تین (3) تین بار دھوئے۔(بہار شریعت ج۱ص۵۸۳)

{8} اگر پہلی (1st) رَکعت کارُکوع مل گیا تو (کچھ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ:) تکبیر اُولیٰ (یعنی نماز شروع کرنے کے لیے **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہنے) کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے (مثلاً وہ ثواب مل جاتا ہے)۔(عالمگیری ج۱ص۶۹)

{9}(۱) اگر نماز فجر کی جماعت شروع ہو گئی اور معلوم (یعنی جانتا) ہے کہ سنّت بھی پڑھ لے گا اور جماعت بھی مل جائے گی، چاہے فجر کی جماعت کا صرف آخری قعدہ (نماز ختم کرنے سے پہلے جو بیٹھا جاتا ہے، وہ حصّہ) ملے گا تب بھی حکم یہ ہے کہ جماعت سے الگ ہو کر دور فجر کی سنّت پڑھے پھر فجر کی جماعت میں مل جائے **(۲)** اور جو جانتا ہے کہ اگر میں سنّت پڑھنے لگا تو پوری جماعت ختم ہو جائے گی تو اب یہ سنّت نہیں پڑے گا، جماعت سے نماز پڑے کیونکہ سنّت پڑنے کی وجہ سے فجر کی جماعت چھوڑنا، یہ ناجائز و گناہ ہے **(۳)** اور باقی نمازوں میں چاہے معلوم ہو کہ سنّت پڑھ کر بھی جماعت مل جائے گی لیکن اب (جماعت کھڑی ہونے کے بعد) سنّتیں پڑھنا جائز نہیں بلکہ اِقامت شروع ہونے سے جماعت ختم ہونے تک (فجر کی سُنّتوں کے علاوہ-except) کوئی بھی نفل یا سنّت (نماز) پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(بہار شریعت ج۱،ح۳،ص۴۵۶،مسئلہ ۳۳،ملخصاً)

{10}(۱) فجر کی جماعت شروع ہو گئی تو اب فجر کی سنّتیں، جماعت کی صف کے برابر پڑھنا جائز نہیں ہے **(۲)** صف کے پیچھے پڑھنا بھی منع ہے لیکن (جماعت والی) صف میں پڑھنا زیادہ بُرا ہے **(۳)** فجر کی نماز پڑھنے کے

لیے آنے والے کو چاہیے کہ فجر کی سنّتیں اپنے گھر میں پڑھ کر مسجد آئے (۴) نمازی مسجد میں آگیا اور ابھی جماعت شروع ہونے میں بہت وقت ہے تو جہاں چاہیں وہاں (مثلا! پہلی صف میں) سنّتیں پڑھ سکتا ہے (۵) جماعت شروع ہونے میں وقت کم ہے، نمازی کو معلوم ہے کہ وہ سنّتیں پوری نہیں کر پائے گا کہ جماعت شروع ہو جائے گی تو ایسی جگہ سنّتیں نہ پڑھے کہ اُس کی وجہ سے صف پوری نہ بنے (یعنی ایسا نہ ہو کہ لوگ صف بنانا شروع کریں تو یہ بیچ میں سُنّتیں پڑھ رہا ہو) (۶) نمازی مسجد میں آگیا اور جماعت شروع ہو چکی ہے یا جماعت شروع ہونے میں وقت کم ہے۔ مسجد کے دو حصّے بھی ہیں، ایک اندر کا اور دوسرا باہر کا۔ اب جماعت اگر اندر ہو رہی ہے تو باہر سنّتیں پڑے، اگر جماعت باہر ہو رہی ہے تو اندر نماز پڑھے (۷) جماعت شروع ہو چکی ہے یا شروع ہونے والی ہے، مسجد صرف ایک ہال یا کمرے کی بنی ہوئی ہے تو ستون (column) کے پیچھے، فجر کی سُنّتیں پڑھے مگر جماعت والی صف (یا بغیر سُترے کے جماعت کی پچھلی صف) میں نہیں پڑے گا۔ (بہار شریعت ج ۱، ح ۴، ص ۶۶۵، مسئلہ ۱۳، ملخصاً)

{11} فجر میں جماعت نکل جانے کا غالب گمان (مضبوط خیال۔strong assumption) ہو تو صرف واجبات (مثلاً سورۃ الفاتحہ اور سورت ملانا) پورے کرے، سنّتیں (مثلاً ثنا، اَعُوذُ، بِسۡمِ اللہ) نہ پڑھے۔ رکوع اور سجدے میں تسبیح بھی ایک ایک بار پڑھے۔ (بہار شریعت ج ۱، ح ۴، ص ۵۴۶، مسئلہ ۱۷، ملخصاً) یہاں تک کے کچھ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: اگر مضبوط خیال (strong assumption) ہو کہ فجر کی جماعت کی رکعتیں نکل جائیں گی تب بھی فجر کی سنّت میں نماز کی سنّتیں (مثلاً اَعُوذُ، بِسۡمِ اللہ، رکوع و سجدے میں تین تسبیحات وغیرہ) چھوڑ دے۔ (ردالمحتار، کتاب الصلوۃ، ج ۲، ص ۶۱۸، کوئٹہ، ماخوذاً)

{12} مقتدی (یعنی امام صاحب کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھنے والے) کو نماز میں قراءت جائز نہیں، نہ سورۃ الفاتحہ نہ آیت، نہ آہستہ قراءت والی نمازوں میں اور نہ بلند آواز سے قراءت والی نمازوں میں، امام صاحب کی قراءت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ (مؤطا امام مالک ترک القراۃ خلف الامام مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی ص ۸۶، ماخوذاً)

امام صاحب رکوع میں ہوں تو جماعت میں ملنے کا طریقہ:

{1}امام صاحب رکوع میں ہوں تب بھی پہلے بالکل سیدھے کھڑے کھڑے پوری تکبیر تحریمہ (یعنی ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' مکمل) کہہ لیجئے (اس صورت میں ہاتھ نہیں باندھیں گے بلکہ لٹکا دیں گے)، اِس کے بعد دوسری مرتبہ ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کہتے ہوئے رُکوع کیلئے اس طرح جھکئے کہ ''الف'' سے جُھکنا شروع ہوں اور ''اَللّٰہُ اَکْبَر'' کی راء رکوع میں ختم ہو{2}امام صاحب کے ساتھ اگر تھوڑا سا بھی رکوع مل گیا (مَثَلًا امام صاحب رکوع سے اٹھنے لگے تھے مگر اُن کے ہاتھ گھٹنوں (knees) تک تھے اور آپ کے ہاتھ بھی (اوپر بیان کئے ہوئے انداز (style) کے مطابق) گھٹنوں تک پہنچ گئے) تو رَکعت مل گئی۔ **ہاں!** اگر آپ کے رُکوع میں پہنچنے سے پہلے ہی امام صاحب کھڑے ہوگئے تو رَکعت نہ ملی{3}امام صاحب رُکوع میں تھے، نمازی آیا اور تکبیر تحریمہ کہتے کہتے رُکوع میں گیا یعنی اُس نمازی کی تکبیر تحریمہ (''اَللّٰہُ اَکْبَر'') اُس وَقت ختم ہوئی کہ (اتنا جھکنے کی وجہ سے) گھٹنوں کو ہاتھ لگا سکتا تھا تو نماز ہی نہیں ہوئی (کہ قیام کا فرض پورا نہ ہوا)(5)۔ (بہارِ شریعت ج ۱، ص ۵۰۸، ص ۳، ملخصاً)

....

28 ''جمعہ کی سنتیں اور خطبہ''

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جو شخص جُمعہ کے دن نہائے اور جس طہارت (یعنی پاکیزگی) کی استِطاعت (یعنی طاقت) ہو (وہ حاصل) کرے اور تیل لگائے اور گھر میں جو خوشبو ہو لگائے پھر نماز کو نکلے اور دو (2) بندوں میں جُدائی نہ کرے (یعنی دو شخص بیٹھے ہوئے ہوں اُنھیں ہٹا کر بیچ میں نہ بیٹھے) اور جو نماز اُس کے لئے لکھی گئی ہے پڑھے اور امام جب خطبہ پڑھے

---

(53) practical ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

جواب دیجئے:

س ۱) **جماعت** کے کچھ مسائل بتائیں؟

س ۲) امام صاحب رکوع میں ہیں تو **نماز میں کس طرح ملیں گے**؟

توچپ رہے اُس کے لئے اُن گناہوں کی، جو اِس جُمعہ اور دوسرے جُمعہ کے درمیان ہیں مغفِرت (یعنی معافی) ہو جائے گی۔ (صَحیح بُخاری ج۱، ص۳۰۶، حدیث ۸۸۳)

فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آئیں گے (یعنی یا جمعہ پڑھیں گے)!! یا اللہ کریم انکے دلوں پر مہر (یعنی نشان) کر دے گا پھر غافلین (یعنی سُستی کرنے والوں) میں ہو جائیں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجمعۃ، الحدیث: ۸۶۵، ص ۴۳۰)

واقعہ (incident): نمازِ جُمُعَہ کی وجہ سے فوراً سفر نہ کیا

حضرت ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں جمعہ کے دن (ایک شہر) دِمشق میں آیا، لوگ اُس وقت نمازِ جمعہ کے لئے جا رہے تھے، میں نے سوچا کہ مجھے جہاں پہنچنا ہے اگر سفر کرتا ہوا وہاں پہنچ جاؤں تو نمازِ جمعہ نہیں ملے گی، لہٰذا میں پہلے نماز پڑھ لوں، یہ سوچ کر میں نماز کے لئے چلا اور مسجد کے دروازے کے پاس آکر اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اسے باندھ کر مسجد کے اندر چلا گیا۔ (اللہ والوں کی باتیں ج۵، ص۳۹۱)

جُمعہ کی سنّتیں اور مستحبات:

{1} نَمازِ جُمعہ کے لئے اوّل وَقت میں (جلدی) جانا، مِسواک کرنا، اچھّے اور سفید کپڑے پہننا، تیل اور خوشبو لگانا اور پہلی صَف میں بیٹھنا مُستَحَب ہے اور غُسل (یعنی شریعت نے جو طریقہ نہانے کا بتایا ہے، اُس طرح نہانا) سنّت ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۹، غُنیہ ص ۵۵۹) {2} غسلِ جُمعہ کا وقت فجر کا وقت شروع ہوتے ہی ہو جاتا ہے۔ (مراۃ ج ۲ ص ۳۳۴ مُلخصاً) {3} نمازِ جُمعہ کیلئے غُسل کرنا ایسی سُنّت ہے کہ اگر کوئی اسے چھوڑے تو اُسے بُرا بھلا نہیں کہا جائے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۱ ص ۳۳۹ مُلخصاً) {4} عورت اور مسافِر وغیرہ جن پر جُمعہ واجِب نہیں ہے اُن کیلئے غسلِ جُمعہ بھی سنّت نہیں {5} اذانِ جمعہ کے شروع سے نمازِ جمعہ ختم ہونے تک تجارت (trade) کرنا، مکروہ تحریمی ہے اور اذان سے مراد **پہلی اذان** ہے کہ اُسی وقت سے جمعہ کے لیے کوشش کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ مگر وہ لوگ جن پر جمعہ واجب نہیں مثلاً عورتیں یا (ایسا) مریض (کہ جسے عُلَمائے کِرام نے جُمعہ نہ پڑھنے کی اجازت دی ہے)، ان کو کوئی چیز خریدنا یا بیچ مکروہ نہیں۔ (بہارِ شریعت، ج ۲، ص ۷۷۳، مُلخصاً)

جمعہ کے خطبے کے کچھ مسائل:

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں (یعنی اُنہیں ٹاپ کر آیا) اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا۔(تِرمِذی ج۲ص۴۸حدیث۵۱۳) اس کے ایک معنٰی یہ ہیں کہ اس پر چڑھ چڑھ کر لوگ جہنَّم میں داخِل ہوں گے۔(حاشیۂ بہارِ شریعت ج۱ص۷۶۱تا۷۶۲)

{1}(جمعہ وغیرہ میں) خطیب صاحب کی طرف منہ کرکے بیٹھنا سنّتِ صحابہ ہے۔

{2}بزرگانِ دین فرماتے ہیں: دوزانو (جیسے **اَلتَّحِیَّات** میں بیٹھتے ہیں اس طرح) بیٹھ کر خطبہ سنے، پہلے خطبے میں ہاتھ باندھے، دوسرے میں رانوں (thighs) پر ہاتھ رکھے تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ! (یعنی اللّٰہ کریم نے چاہا تو) دو (2) رَکعَت کا ثواب ملے گا۔(مِراٰۃ المناجیح ج۲ص۳۳۸ملخصاً)

{3}امامِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا، امام **احمد رضا خان** قادِری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خطبے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نام پاک سن کر دل میں درود پڑھیں کہ زَبان سے خاموشی فرض ہے۔(فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ص۳۶۵)

{4}خطبے میں کھانا پینا، بات کرنا اگرچہ **سُبْحٰنَ اللّٰہ** کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔(دُرِّ مختار ج۳ص۳۹)

{5}خطبے کی حالت میں چلنا حرام ہے۔ یہاں تک عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ اگر ایسے وقت آیا کہ خطبہ شروع ہو گیا تو مسجِد میں جہاں تک پہنچا وہیں رُک جائے، آگے نہ بڑھے کہ یہ عمل ہوگا اور خطبے کی حالت میں میں کوئی عمل جائز نہیں۔(فتاویٰ رضویہ، ج۸، ص۳۳۳ملخصاً)

{6}خطبے میں کسی طرف گردن پھیر کر دیکھنا (بھی) حرام ہے۔(ایضاً) (6)

---

(54) practical ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

جواب دیجئے:

س۱) **نمازِ جمعہ** کی چند سنّتیں بتائیں؟

29 ”نَمازی کے آگے سے گزرنا“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

اگر کوئی جانتا کہ اپنے بھائی کے سامنے نماز میں آڑے ہو کر (یعنی سامنے سے) گزرنے میں کیا (سزا) ہے تو سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیھا، الحدیث:۹۴۶، ج۱، ص۵۰۶)

واقعہ (incident): **اسی کمرے میں نماز پڑھتے تھے**

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رات میں نماز پڑھتے تھے حالانکہ میں آپ کے سامنے لیٹی ہوتی تھی (مسلم، بخاری مُلخصاً)۔ حجرہ شریف (یعنی مُبارک کمرہ بظاہر) چھوٹا تھا جس میں نفل نماز کے لیے الگ سے جگہ نہیں بن سکتی تھی اس لیے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اس طرح تَہَجُّد کی نماز پڑھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے سے گزرنا الگ بات ہے اور کسی کا آگے ہونا الگ بات ہے۔ گزرنا جائز نہیں لیکن آگے ہونا منع نہیں (مراۃ، جلد۲، حدیث۸، ص۸ سوفٹ ایر، مُلخصاً)۔ **یاد رہے!** کسی شخص کے مُنہ کے بالکل سامنے اور سیدھ میں (جیسے آئینہ (mirror) دیکھتے وقت چہرہ، آئینے کے سامنے ہوتا ہے، اس طرح) نماز پڑھنا مکروہ تحریمی، ناجائز اور گناہ ہے (در مختار معہ رد المحتار ج۲، ص۴۹۶)۔ **ہاں!** چہرے کے علاوہ (other) جسم کے کسی حصّے کی طرف مُنہ کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے مگر ہمارے لیے بہتر یہ ہے کہ سونے والے کے سامنے نماز نہ پڑھی جائے۔ (در مختار معہ رد المحتار ج۱، ص۶۵۲ ماخوذاً)

نمازی کے آگے سے گزرنا:

{1} نمازی کے آگے سے گزرنے والا بے شک گناہ گار ہے مگر جس نمازی کے آگے سے گزرا اُس نمازی کی نماز میں کوئی فرق نہیں پڑا (یعنی اُس کی نماز نہیں ٹوٹی)۔

س۲) خطبے کے **چند مسائل** بتائیں؟

{2} نمازی کے آگے سُترہ یعنی کوئی آڑ (روکاوٹ) ہو تو اُس سُترے کے بعد سے گزرنا، جائز ہے۔

سُترہ کیسا ہو؟:

{3} سُترہ کم از کم ایک ہاتھ (یعنی ڈیڑھ فٹ یا 18 انچ) اُونچا اور انگلی برابر موٹا ہو، اور سنّت یہ ہے کہ نمازی اور سُترے کے درمیان فاصلہ (gape) زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ ہو۔

{4} نمازی کے آگے (اگر) کپڑے کا پردہ یا لکڑی کا ایک انگلی سے کم موٹائی کا تختہ یا ٹن کی پتلی چادر کا سُترہ (بھی) ہو تو اُس کے آگے سے گزر سکتے ہیں، یہ چیزیں سُترے کا کام دے دیں گی۔

{5} آدَمی کو اِس طرح سُترہ بنایا جائے جبکہ اُس کی پیٹھ (back) نمازی کی طرف ہو (اگر نمازی کی طرف آدمی کا منہ ہو تب بھی سُترہ تو ہو جائے گا مگر نمازی کی طرف منہ کرنا، جائز نہیں۔ **ہاں!** نمازی کے منہ کی طرف، کسی دوسرے نے اپنا منہ کیا تو اب نمازی پر گناہ نہیں بلکہ اب منہ کرنے والا مکروہ تحریمی کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہو گا)۔ (نماز کا طریقہ ص ۸۱، مُلخصاً)

نماز وغیرہ میں ہونے والی کچھ غلطیاں:

{1} فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: دو بندے حاجت (یعنی استنجاء وغیرہ) کے لئے اس طرح مت جائیں کہ وہ دونوں اپنے سِتْر کھولے ہوئے بیٹھ کر باتیں کرتے ہوں کیونکہ اللہ کریم اس بات کو سخت ناپسند فرماتا ہے۔ (المعجم الاوسط، الحدیث: ۱۲۶۴، ج ۱، ص ۳۴۸)

{2} پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے (وضو میں) اپنی ایڑیاں (heels) نہیں دھوئی، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جہنّمی ایڑیوں کے لئے ہلاکت ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب وجوب غسل الرجلین بکمالھما، الحدیث: ۵۷۳، ص ۷۲۱)

{3} تینوں مکروہ وقتوں (7) میں سے کسی بھی مکروہ وقت میں نفل نماز شروع کی تو واجب ہے کہ توڑ دے اور غیر

---

(55) **"مکروہ وقتوں"** کی تفصیل (detail) جاننے کے لیے، **Topic number : 23** پڑھیں اور سورج وغیرہ کی حالت (condition) جاننے کے لیے ویب سائٹ **farzuloom.net** سے مناظر (practical) دیکھیں۔

جواب دیجئے:

مکروہ وقت (یعنی ان وقتوں کے علاوہ) میں قضا (یعنی دوبارہ) پڑھے (بہارِ شریعت ج۱، ح۴، ص۶۶۹، مسئلہ ۳۳)۔ **یہ مسئلہ بھی یادرہے کہ** شرعی اجازت کے بغیر نماز توڑنا حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ح۴، مسئلہ ۱۰، ص۶۹۷، مُلخصاً)

{4} نماز قضا ہوئی تو اکیلے (alone) جنگل وغیرہ میں اَذان و اِقامت کہہ سکتا ہے، لیکن سب کے سامنے نہیں کیونکہ دوسروں پر اپنی نماز کے قضا ہونے کو ظاہر کرنا گناہ ہے۔ اس طرح مسجد میں قضا نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر مسجد میں قضا نماز پڑھنی ہو تو اذان نہ کہے اور نمازِ وتر کی قضا پڑھ رہا ہو تو دعائے قنوت کے وقت ہاتھ نہ اُٹھائے۔ (بہارِ شریعت، ج۱، ح۳، مسئلہ ۷، مُلخصاً)

نوٹ: سُترے کے مزید (more) مسائل جاننے کے لیے "نماز کا طریقہ" پڑھیں۔ (8)

....

30 "سجدہ تلاوت کے مسائل"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جب ابنِ آدم (یعنی انسان) آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا دور ہَٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی! ابنِ آدم (یعنی انسان) کو سجدے کا حکم ہوا تو وہ سجدہ کرکے جنّتی ہوگیا اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں انکار کرکے جہنّمی ہوگیا۔ (مسلم، کتاب الایمان، ص۵۶، حدیث: ۸۱)

واقعہ (incident): **سجدہ کرلیا، مگر رونا کہاں ہے؟**

س۱) نماز **کتنے بجے** تک پڑھ لینی چاہیے؟ **اسلامی بہنوں** کے لیے نماز کا بہترین وقت کیا ہے؟

س۲) نماز کے **مکروہ وقت** کون کون سے ہیں؟ اس وقت میں کون سی نماز پڑھ سکتے ہیں؟

(56) **practical** ویب سائٹ **farzuloom.net** سے دیکھیں۔

جواب دیجیے:

س۱) **سُترہ** کیا ہوتا؟ اور بتائیں کہ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟

س۲) نمازی کے **چہرے** (face) **کی طرف چہرہ** کرنا کیسا؟

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی، جب وہ آیتِ سجدہ پر پہنچے تو انہوں نے سجدۂ تلاوت کیا اور جب سجدے سے سر اٹھایا تو فرمایا: یہ تو سجدہ ہے لیکن رونا کہاں ہے؟ (شرح البخاری لابن بطال، کتاب فضائل القرآن، ۱۰ / ۲۸۲) اس سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ سجدہ کر کے رونے والے لوگ اب کہاں ہیں؟ ان بزرگوں کے یہ فرمان دراصل ہماری تربیت اور اِصلاح (reformation) کے لئے ہیں، اے کاش! ہمیں بھی تلاوتِ قرآن کے وقت اللہ کریم کے خوف سے رونا نصیب ہو جائے۔ (صراط الجنان ج۶، ص ۱۲۰ ملتقطاً)

سجدہ تلاوت:

{1} آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

{2} فارسی یا کسی اور زَبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجب ہو گیا لیکن یہ ضَروری ہے کہ اگر اسے معلوم نہ ہو کہ یہ آیتِ سجدہ ہے، تو اُسے بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ تھی۔

{3} پڑھنے میں یہ شرط (precondition) ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عذر (شور وغیرہ) نہ ہو تو خود سُن سکے۔

{4} سننے والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ اُس نے آیتِ سجدہ ارادۃً سنی ہو، بلا ارادہ (مثلاً کسی کام سے جا رہا تھا اور کوئی آیتِ سجدہ تلاوت کر رہا تھا اور اُس نے سُن لی تو اس طرح) آیت سجدہ سننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔

{5} پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور صرف آیتِ سجدہ کی تلاوت کرنے میں کوئی گناہ نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ ایک دو آیتیں پہلے یا بعد کی ملا کر پڑھے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص ۷۱۷ وغیرہ)

{6} سجدۂ تلاوت نماز میں فوراً کرنا واجب ہے تاخیر کریگا گنہگار ہو گا۔ نیز نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو اس کا سجدہ نماز ہی میں کرنا واجب ہے (نماز پڑھ کر یہ سجدہ نہیں کرنا بلکہ نماز میں ہی کرنا ہے)۔ (نماز کا طریقہ ص ۹۸، ۹۹ ملخصاً)

{7} آیتِ سجدہ، اگر نماز کے باہر پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں۔ **ہاں!** بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور اگر وُضو ہو تو تاخیر (یعنی سجدہ late کرنا) مکروہِ تنزیہی (یعنی ناپسندیدہ) ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص ۷۰۳) لیکن اگر آیت سجدہ، مکروہ

وقت میں پڑھی تو بہتر یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت مکروہ وقت کے بعد کرے۔

{8} آیتِ سجدہ، غیر مکروہ وقت میں پڑھی پھر اس کا سجدہ، مکروہ وقت میں کرنا مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے۔

(بہار شریعت، ج۱، ح۳، ص۷۵۴، مسئلہ ۲۴، مُلخصاً)

{9} سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ:

(۱) کھڑے ہو کر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے سجدے میں جائیں اور کم سے کم تین (3) بار "**سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" کہیں، پھر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوا کھڑے ہو جائیں۔

(۲) سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے واپسی پر، دونوں بار "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہنا سنّت ہے۔

(۳) کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام (یعنی دونوں مرتبہ کھڑا ہونا) مُستَحب (اور ثواب کا کام) ہیں (اگر کوئی بیٹھے بیٹھے ہی سجدۂ تلاوت کرلے تب بھی ہو جائے گا)۔

(۴) سجدۂ تلاوت کے لئے "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے وقت ہاتھ نہیں اٹھائیں گے۔

(۵) سجدہ تلاوت میں نہ تَشَہُّد (یعنی **اَلتَّحِیَّات** نہیں پڑھنی) ہے اور نہ سلام پھیرنا (یعنی سجدے سے سر اُٹھاتے ہی سجدہ تلاوت مکمل ہو گیا)۔ (نماز کا طریقہ ص۹۹ مُلخصاً)[9]

....

(a)31 "مرد اور بچّوں کی نماز شروع ہونے سے پہلے ہونے والی کچھ غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

---

(57) "**سجدۂ تلاوت**" کا practical ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

جواب دیجئے:

س۱) **سجدۂ تلاوت** کب واجب ہوتا ہے؟

س۲) سجدہ تلاوت کا **طریقہ** کیا ہے؟

قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا سوال کیا جائے گا، اگر یہ صحیح ہوئی تو باقی اعمال بھی درست ہوں گے، اگر نماز ہی صحیح نہ ہوئی تو باقی اعمال زیادہ خراب ہوں گے۔ (سنن ترمذی، الحدیث: ۴۱۳، ج ۱، ص ۴۲۱)

واقعہ (incident): ستّر (70) سال سے پہلی تکبیر فوت نہ ہوئی

حضرت وَکیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرت اعمش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں تقریباً دو (2) سال سے حاضر ہو رہا ہوں میں نے نہیں دیکھا کہ آپ کی جماعت کی کوئی رکعت نکلی ہو بلکہ تقریباً ستر (70) سال سے آپ کی تکبیرِ اُولیٰ (یعنی امام صاحب کے ساتھ، نماز کی پہلی "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" بھی) نہیں نکلی۔

(تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۵۰۸)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: شلوار اُڑسنا یا پینٹ fold کرنا۔

صحیح طریقہ: شلوار، پاجامہ اس size کا سلونا کہ ٹخنوں (ankles) سے اونچا ہو اور اگر شلوار یا پینٹ لمبی ہو تو اُسے ٹخنوں سے نیچے ہی رہنے دینا، فولڈ وغیرہ نہ کرنا۔

(2) غلط طریقہ: folded آستین میں نماز شروع کرنا اور نماز میں اُسے درست کر لینا۔

صحیح طریقہ: آستین (seleeve) صحیح کر کے نماز شروع کرنا۔

(3) غلط طریقہ: گریبان (collar) کھول کر نماز شروع کرنا۔

صحیح طریقہ: گریبان کے بٹن بند کر کے نماز شروع کرنا۔

(4) غلط طریقہ: مسجد میں دوڑ کر اس انداز (style) سے آنا کہ وضو کا پانی ٹپک رہا ہو۔

صحیح طریقہ: وضو کے بعد ٹپکنے والے پانی پر ہاتھ پھیر کر پانی وضو خانے ہی میں گرا دینا یا کسی کپڑے یا رومال سے جسم سکھانا (مگر گیلے (wet) کپڑے کو مسجد کے اندر نہ سوکھنا) پھر مسجد میں آرام آرام سے آنا۔

(5) غلط طریقہ: باجماعت نماز شروع کرنے سے پہلے ایڑیاں (پیر کے پیچھے کا حصّہ)، گردن اور کندھے (shoulder) آگے پیچھے ہونا یا اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے صف بنانا۔

صحیح طریقہ: باجماعت نماز شروع کرنے سے پہلے ایڑیاں، گردنیں اور کندھے ایک سیدھ میں کرنا اور اگر اگلی صف میں جگہ ہو تو پہلے اُس صف کو مکمل کرنا۔

نوٹ: نماز میں ہونے والی جن غلطیوں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہوں یا جان بوجھ کر (deliberately) ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔ البتہ (یہ یاد رہے کہ اوپر بتائی ہوئی) ان غلطیوں میں اس قسم کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔(10)

....

31(b) ”حنفی مردوں اور بچّوں کی تکبیر و قیام میں ہونے والی کچھ غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

جس نے دو (2) رکعت نماز پڑھی اور اس میں کوئی غلطی نہیں کی، اللہ کریم اس کے پچھلے (چھوٹے) گناہ معاف فرمادے گا۔ (مسند احمد، مسند الانصار، ۸/۱۶۲، حدیث: ۲۱۷۴۹)

واقعہ (incident): بیس (20) سال کی کوشش کے بعد بیس (20) سال کی آسانی

حضرت عمرو بن محمد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہتے ہیں کہ حضرت ثابت بُنانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: میں نے بیس (20) سال تک نماز کے مُعاملے میں مَشَقّت اُٹھائی (یعنی محنت کی) اور بیس (20) سال تک خوشی (دل کے سکون) سے نماز پڑھی۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۳ رقم ۱۷۵، اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۰)

---

(58) اسلامی بھائیوں اور بچّوں کی **نماز کے صحیح اور غلط طریقوں کے practicals** ویب سائٹ **farzuloom.net** سے دیکھیں۔

جوابِ دیجیے:

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں (preconditions) پر غور کرتے ہوئے، مردوں کی نماز کے شروع میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

غلط اور صحیح طریقے::

(1)غلط طریقہ: دونوں پاؤں کے درمیان زیادہ فاصلہ(gape) رکھنا یا پیر کو وی(V) کی طرح رکھنا۔

صحیح طریقہ: دونوں پاؤں کے درمیان چار(4) اُنگل (یعنی انگلیوں کی موٹائی کے برابر) کا فاصلہ ہونا اور پیر سیدھے ہونا۔

(2)غلط طریقہ: سر جُھکا کر "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا۔

صحیح طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے وقت سر جُھکا ہوا نہ ہونا۔

(3)غلط طریقہ: دل میں "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا یا دل میں قراءت کرنا۔

صحیح طریقہ: اِتنی آواز سے "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہنا یا قراءت کرنا کہ اپنے کان سُن لیں، مگر ساتھ والوں کو آواز تنگ نہ کرے۔ **یاد رہے** کہ امام صاحب کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے۔

(4)غلط طریقہ: "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہہ کر ہاتھ اُٹھانا اور پیٹ پر ہاتھ باندھنا۔

صحیح طریقہ: کان کی لو تک ہاتھ اٹھانے کے بعد "اَللّٰہُ اَکْبَر" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑنا۔ "اَکْبَر" کی راء کے ختم پر ہاتھ ناف (پیٹ کے سوراخ) کے نیچے زور سے باندھنا۔

(5)غلط طریقہ: اُلٹا ہاتھ، سیدھے ہاتھ سے پکڑ لینا۔

صحیح طریقہ: اُلٹے ہاتھ کی کلائی(wrist) پر سیدھے ہاتھ کی تین(3) انگلیاں (رکھنا) اور چھوٹی انگلی اور انگوٹھا(کلائی کے) اَغل بَغل (یعنی دائیں بائیں رکھنا)۔

نوٹ: یہ نماز کے اندر ہونے والی کچھ غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہو گا۔ **یہ بھی یاد رہے کہ** نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق پڑھنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری(responsibility) ہے۔[11]

---

(59) **جواب دیجئے:**

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں(preconditions) پر غور کرتے ہوئے، مردوں کی نماز کے تکبیر و قیام میں ہونے والی

....

32(a) ”مرد اور بچّوں کے رکوع میں ہونے والی کچھ غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس کی امانت نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں، جس کی طہارت (یعنی پاکی) نہیں اس کی کوئی نماز نہیں اور جس کی نماز نہیں اس کا کوئی دین نہیں کیونکہ دین میں نماز کا وہی مقام (مرتبہ۔rank) ہے جو بدن میں سر کا۔

(معجم اوسط ج ۱ ص ۶۲۶ حدیث ۲۲۹۲)

واقعہ (incident): **نماز کی وجہ سے کام ہو گیا**

ایک شخص کو قاضی (judge) سے کوئی جائز کام پڑ گیا تو اس نے حضرت ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مدد چاہی۔ آپ اس کے ساتھ چلے گئے۔ راستے میں جو بھی مسجد نظر آتی، آپ اُس میں نفل نماز پڑھتے یہاں تک کہ قاضی (judge) کے پاس پہنچ گئے۔ اس وقت قاضی (judge) کا وقت (time) ختم ہو چکا تھا۔ آپ نے قاضی سے اس شخص کے کام کے بارے میں بات کی تو قاضی نے وہ کام کر دیا۔ پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھ کر فرمایا: یہاں آتے وقت جو کچھ آپ نے دیکھا (کہ میں بار بار نماز پڑھ رہا تھا)، اُس سے آپ پریشان ہو رہے ہونگے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے جب بھی نماز پڑھی تو آپ کا کام ہو جانے کی اللہ کریم سے دعا کی (جس کی برکت (blessing) سے آپ کا کام ہو گیا)۔ (اللہ والوں کی باتیں ج ۲ ص ۴۹۲ ملتقطاً)

غلط اور صحیح طریقے:

(1) **غلط طریقہ:** ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہہ کر رکوع میں جانا۔

صحیح طریقہ: ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے اس طرح رکوع میں جانا کہ ”**الف**“ سے حرکت شروع

ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟

س ۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے **نماز مکروہِ تحریمی** ہوتی ہے؟

ہو اور "اَکْبَر" کی "راء" پر مکمل رکوع میں پہنچ جانا۔

(2)غلط طریقہ: پیٹھ (back) ٹیڑھی ہونا یا ملی ہوئی اُنگلیوں کے ساتھ گھٹنوں (knees) پر ہاتھوں رکھ دینا یا ٹانگیں ٹیڑھی رکھنا۔

صحیح طریقہ: پیٹھ اچھی طرح بچھی ہوئی (یعنی سیدھی) ہونا، گھٹنوں کو ہاتھوں سے پکڑنا، انگلیاں پھیلی ہوئی (یعنی الگ الگ) رکھنا اور ٹانگوں کو بالکل سیدھا رکھنا۔

(3)غلط طریقہ: رکوع سے کھڑے ہو کر "**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**" کہنا۔

صحیح طریقہ: "**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**" اس طرح کہتے ہوئے کھڑے ہونا کہ جب اُٹھیں تو "**سین**" شروع ہو اور جب کھڑے ہو جائیں تو "**حَمِدَہ**" کی "**ہ**" ختم ہو۔

(4)غلط طریقہ: رکوع سے کھڑے ہوتے ہی بغیر رُکے "**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**" کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

صحیح طریقہ: (اکیلے نماز پڑھنے والے کا) مکمل کھڑے ہونے کے بعد "**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**" کہنا پھر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

(5)غلط طریقہ: دورانِ نماز دونوں ہاتھوں سے لباس درست کرنا۔

صحیح طریقہ: ضرورت پڑنے پر نماز میں ایک ہاتھ سے لباس درست کرنا۔

نوٹ: نماز میں ہونے والی جن غلطیاں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہوں یا جان بوجھ کر (deliberately) ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔[12]

---

(60) جواب دیجئے:

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں (preconditions) پر غور کرتے ہوئے، مردوں کی نماز کے رکوع میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

....

(b)32 ”مرد اور بچّوں کے سجدے وغیرہ میں ہونے والی کچھ غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

اللہ کریم فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری (یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی اُمت پر (دن رات میں) پانچ (5) نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جو اِن نمازوں کو ان کے وقت میں پابندی (punctuality) سے پڑھے گا میں اس کو جنّت میں داخل فرماؤں گا۔ (ابو داود، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص۱۸۸، حدیث:۴۳۰)

واقعہ (incident): **بیمار کے گھر پر پہلے نماز پڑھتے**

حضرت ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کہتے ہیں کہ جب کبھی ہم حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے ساتھ کسی بیمار کو دیکھنے کے لئے جاتے تو بیمار کے گھر جاکر سب سے پہلے حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسجدِ بیت (یعنی گھر میں نماز پڑھنے کی جو جگہ ہوتی ہے، اُس) میں نماز پڑھتے پھر بیمار کے پاس تشریف لاتے۔

(اللہ والوں کی باتیں ج۲ ص۳۹۱ ملخصاً)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہنا پھر سجدے میں اس طرح جانا کہ زمین پر پہلے ہاتھ رکھنا پھر گھٹنے (knees) رکھنا یا سجدے میں جاکر ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہنا۔

صحیح طریقہ: ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے سجدے میں جانا کہ ”الف“ سے حرکت شروع ہو اور ”اَکْبَر“ کی ”راء“ پر اس طرح ختم ہو کہ زمین پر پہلے دونوں گھٹنے ایک ساتھ رکھنا، پھر ہاتھ، اس کے بعد دونوں ہاتھوں کے بیچ میں ناک اور پھر پیشانی (forehead) رکھنا۔

(2) غلط طریقہ: سجدے میں زمین پر ناک کی نوک لگانا۔

صحیح طریقہ: سجدے میں پیشانی اور ناک کی ہڈّی جمانا کہ زمین کی سختی محسوس ہو۔

(3) غلط طریقہ: پاؤں کی انگلیاں زمین پر بالکل نہ لگانا یا انگلیوں کی نوکیں (یعنی سِرا) زمین پر لگانا۔

صحیح طریقہ: پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ (یعنی اُنگلی کا وہ اُبھرا ہوا حصہ جو چلنے میں زمین پر لگتا ہے) قبلہ رُخ (towards qiblah) زمین پر لگانا۔

(4)غلط طریقہ: سجدے کے بعد بیٹھتے ہی دوسرے سجدے میں چلے جانا۔

صحیح طریقہ: تکبیر کہتے ہوئے جلسے میں جانا، مکمل بیٹھنے کے بعد "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ**" کہنا پھر دوسرے سجدے میں جانا۔

(5)غلط طریقہ: **اَلتَّحِیَّات** میں ہاتھ سیدھے رکھ کر اُنگلی اُٹھا دینا۔

صحیح طریقہ: **اَلتَّحِیَّات** میں "**اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ**" اس طرح پڑھنا کہ سیدھے ہاتھ کی چھوٹی اور اس سے پہلے والی اُنگلی کو بند کر کہ ہاتھ سے ملا لینا، انگوٹھے اور بیچ والی اُنگلی سے گول دائرہ بنانا اور سب سے پہلی اُنگلی کو اس پر رکھنا، اب جب "لَآ" پر پہنچیں (یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ) تو سب سے پہلی انگلی (جسے شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں) کو اٹھانا اور "اِلَّا" (یعنی لَآاِلٰہَ اِلَّا) پر نیچے رکھ دینا اور سب اُنگلیاں سیدھی کر لینا۔

(6)غلط طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف تھوڑا سا منہ پھیر کر سلام کرنا۔

صحیح طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف سلام پھیرتے وقت اتنا منہ پھیرنا کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو گال نظر آ جائے۔

نوٹ: یہ نماز کے اندر ہونے والی کچھ غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہو گا۔ **یہ بھی یاد رہے کہ نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا**، سنّتوں کے مطابق پڑھنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری (responsibility) ہے۔[13]

---

(61) **جواب دیجئے:**

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں (preconditions) پر غور کرتے ہوئے، مردوں کی نماز کے سجدے وغیرہ میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

....

33(a) ”خواتین اور بچّیوں کی نماز کے شروع میں ہونے والی کچھ غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

اَلصَّلَاۃُ نُوْرٌ۔ یعنی نماز نور ہے۔ (مسلم ص۱۴۰حدیث۲۲۳) عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: جس طرح نور کے ذریعے روشنی حاصل کی جاتی ہے اِسی طرح نماز بھی گناہوں سے روکتی ہے اور بے حیائی اور بری باتوں سے روک کر صحیح راستہ دکھاتی (اور روشنی کا کام کرتی) ہے۔ (شرح مسلم ج۲ص۱۰۱ملخصاً)

واقعہ (incident): **موت کی یاد میں نماز پڑھنے والی خاتون**

حضرت مُعاذہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا روزانہ صبح کے وَقت فرماتیں: (شاید) یہ وہ دن ہو جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں: (شاید) یہ وہ رات ہو جس میں مجھے مرنا ہے۔ پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (احیاء العلوم ج۵ص۳۸۵)

غلط اور صحیح طریقے::

(1)**غلط طریقہ:** باریک دوپٹہ لینا یا باریک دوپٹہ سر پر کئی بار لپیٹنا مگر گلے کا باریک دوپٹے سے نظر آنا۔

صحیح طریقہ: موٹی چادر یا scarf وغیرہ کا استعمال کرنا جس سے بال، گردن وغیرہ کے سب حصّوں کا چھپا ہونا۔

(2)**غلط طریقہ:** چادر اس طرح لپیٹنا کہ سر کے بال کے ساتھ پیشانی (forehead) چھپالینا یا اتنا پیچھے لپیٹنا کہ سر کے بال نظر آئیں یا (خصوصاً بڑی عمر کی خواتین کا اس طرح چادر لپیٹنا کہ) کان نظر آئیں۔

صحیح طریقہ: موٹی چادر یا scarf وغیرہ اس طرح لپیٹنا کہ نہ کان نظر آئیں، نہ بال، نہ گلا اور ایسا بھی نہ ہو کہ چادر سے پیشانی چھپالی جائے۔

(3)**غلط طریقہ:** آستین کلائیوں (wrists) یا شلوار ٹخنوں (ankles) سے اوپر ہونا۔

صحیح طریقہ: لباس ایسا ہو کہ مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہاتھ کلائیوں (wrist) تک اور پاؤں ٹخنوں تک ظاہر

ہوں، اس کے علاوہ (other) باقی سارا جسم چھپا ہوا ہو۔

(4) غلط طریقہ: ایسا چوڑا پاجامہ یا ٹروزر (trousers) کا استعمال کرنا کہ جس سے سجدے میں جاتے ہوئے یا جلسے وغیرہ میں بیٹھ کر سیدھی طرف پیر نکالتے وقت پنڈلیاں (shins) ظاہر ہو جائیں۔

صحیح طریقہ: جوڑے ایسے سلوائے جائیں کہ مکمل نماز میں کہیں بھی جسم کا کوئی حصّہ نہ ظاہر ہو اور نہ لباس چست (skintight) ہو۔

نوٹ: نماز میں ہونے والی جن غلطیوں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہوں یا جان بوجھ کر (deliberately) ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔ البتہ (یہ یاد رہے کہ اوپر بتائی ہوئی) ان غلطیوں میں اس قسم کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔[14]

....

33(b) ”خواتین اور بچّیوں کی تکبیر و قیام میں ہونے والی کچھ غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جو جان بوجھ کر ایک نماز چھوڑ دیتا ہے اُس کا نام جَہَنَّم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ داخل ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۲۹۹ حدیث ۱۰۵۹۰)

والدِ اعلیٰ حضرت، علامہ مُفتی نَقِی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ اس طرح فرماتے ہیں: قیامت کے دن اگر ایک (1) نماز نہ پڑھنے کے بدلے میں ہونے والے عذاب (punishment) سے بچنے کے لیے تمام دنیا دینا چاہیں گے تب بھی قبول (accept) نہ کی جائے گی اور اگر ہزار (1,000) سال روئیں گے (تب بھی) نجات (مُعافی) نہ

---

(62) جواب دیجئے:

س ۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں (preconditions) پر غور کرتے ہوئے، خواتین کی نماز کے شروع میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س ۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

ملے گی۔(انوارِ جمالِ مصطفٰے ص ۳۴۴ ملخصاً)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کچھ اس طرح فرماتے ہیں: جس نے جان بوجھ کر (deliberately) ایک وَقت کی نَماز چھوڑی ہزاروں سال جہنّم میں رہنے کا حقدار (deserving) ہے (یعنی اس گناہ کی سزا تو یہی بنتی ہے کہ ہزاروں سال جہنّم میں رہے)، جب تک توبہ نہ کرے اور اس کی قضا نہ پڑھ لے۔

(فتاوی رضویہ جلد ۹، ص ۱۵۸ تا ۱۵۹ ملخصاً)

واقعہ (incident): حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی نماز پڑھنے کی جگہ

حضرت اَنَس بن مالِک رَضِیَ اللهُ عَنْه کہتے ہیں کہ میری والِدہ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ عَنْهَا نے اللہ کریم کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے عرض کی کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ہمارے گھر تشریف لا کر نماز پڑھیں تا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے نماز پڑھنے کی جگہ پر ہم نماز پڑھا کریں۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے کرم فرمایا اور گھر تشریف لے آئے۔ حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللهُ عَنْهَا ایک چٹائی لے کر آئیں اور اس پر پانی کا چھڑکاؤ کر دیا (یعنی پانی کے قطرے ڈالے) پھر آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے اس پر نماز پڑھی۔ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵ / ۲۹، حدیث: ۶۴۸۱ ملخصاً) سُبْحٰنَ الله! صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم، ہمارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے نسبت (تَعَلُّق۔ belonging) رکھنے والی چیزوں کا احترام (respect) کرتے تھے بلکہ ساری اُمّت میں عشقِ رسول بانٹنے والے (distributors) بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ عَنْهُم ہی ہیں۔

غلط اور صحیح طریقے:

(1) **غلط طریقہ:** پیروں کو وی (V) کی طرح ملا دینا۔

صحیح طریقہ: دونوں پاؤں کے درمیان 4 اُنگل (یعنی انگلیوں کی موٹائی کے برابر) کا فاصلہ ہونا اور پیر سیدھے ہونا۔

(2) **غلط طریقہ:** سر جُھکا کر "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہنا۔

صحیح طریقہ: "اَللّٰهُ اَكْبَر" کہتے وقت سر جُھکا ہوا نہ ہونا۔

(3)غلط طریقہ: دل میں "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہنا یا دل میں قراءت کرنا۔

صحیح طریقہ: اِتنی آواز سے "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہنا یا قراءت کرنا کہ اپنے کان سُن سکیں، مگر ساتھ والوں کو آواز تنگ نہ کرے۔

(4)غلط طریقہ: "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہہ کر چادر سے ہاتھ اس طرح باہر نکال کر اُٹھانا کہ کلائیاں (wrists) نظر آئیں یا کندھوں سے اوپر تک ہاتھ اُٹھانا اور ہاتھ سینے پر اس طرح باندھنا کہ اُلٹے ہاتھ کی اُنگلیوں پر سیدھے ہاتھ کی اُنگلیاں رکھنا۔

صحیح طریقہ: چادر کے اندر سے دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا اب "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے ہاتھ چھوڑنا کہ "**اَکْبَر**" کی "**راء**" کے ختم ہوتے ہی سینے پر اُلٹی ہتھیلی سینے پر چھاتی پر رکھ کر اسکے اُوپر سیدھی ہتھیلی رکھنا۔

(5)غلط طریقہ: نماز پڑھتے ہوئے، دونوں ہاتھوں سے چادر صحیح کرنا۔

صحیح طریقہ: ضرورت پڑھنے پر نماز پڑھتے ہوئے ایک ہاتھ سے چادر صحیح کرنا۔

نوٹ: یہ نماز کے اندر ہونے والی کچھ غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہوگا۔ **یہ بھی یاد رہے کہ** نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق پڑھنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری (responsibility) ہے۔[15]

....

(63) اسلامی بہنوں اور بچّیوں کی **نماز کے صحیح اور غلط طریقوں کے practicals** ویب سائٹ **farzuloom.net** سے دیکھیں۔

جوابِ دیجئے:

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں (preconditions) پر غور کرتے ہوئے، خواتین کی نماز کے تکبیر و قیام میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

34(a) ”خواتین اور بَچِّیوں کے رکوع میں ہونے والی کچھ غلطیاں“

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

جس کی نماز نہیں اس کا اسلام میں کوئی حصّہ نہیں۔(مسند بزار ج۱۵ص۱۷۶حدیث ۸۵۳۹)

واقعہ(incident): **بی بی فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی نماز سے محبّت**

امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: میں اپنی امّی جان حضرت فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو دیکھتا تھا کہ کبھی تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا گھر کی مسجد (یعنی گھر کا وہ حصّہ کہ جو نماز پڑھنے کے لیے ہو) میں رات بھر نفل نماز پڑھتی رہتیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی۔(مدارج النبوۃ(مترجم)، قسم پنجم، سیدہ فاطمۃ الزہرا، ج۲، ص۶۲۳ ملخصاً)

غلط اور صحیح طریقے::

(1)**غلط طریقہ:** ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہہ کر رکوع میں جانا۔

صحیح طریقہ: ”اَللّٰہُ اَکْبَر“ کہتے ہوئے اس طرح رکوع میں جانا کہ ”**الف**“ سے حرکت شروع ہو اور ”اَکْبَر“ کی ”**راء**“ پر مکمل رکوع میں پہنچ جانا۔

(2)**غلط طریقہ:** گھٹنوں (knees) کو ہاتھوں سے پکڑنا اور انگلیاں پھیلی ہوئی رکھنا یا مردوں کی طرح کمر سیدھی کرنا۔

صحیح طریقہ: بس اتنا جُھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں ملی ہوئی رکھنا۔

(3)**غلط طریقہ:** ٹانگیں سیدھی رکھنا۔

صحیح طریقہ: ٹانگیں جھکی ہوئی رکھنا یعنی سیدھی نہ رکھنا۔

(4)**غلط طریقہ:** رکوع سے کھڑے ہو کر ”**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**“ کہنا۔

صحیح طریقہ: ”**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**“ اس طرح کہتے ہوئے کھڑی ہونا کہ جب اُٹھیں تو ”**سین**“ شروع ہو اور جب کھڑی ہو جائیں تو ”**حَمِدَہ**“ کی ”**ہ**“ ختم ہو۔

(5)**غلط طریقہ:** رکوع سے کھڑی ہوتے ہی بغیر رُکے ”**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**“ کہتے ہوئے سجدے میں

جانا۔

صحیح طریقہ: مکمل کھڑی ہونے کے بعد "**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**" کہنا پھر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے سجدے میں جانا۔

نوٹ:

نماز میں ہونے والی جن غلطیاں کو بتایا گیا ہے، وہ ساری ایسی نہیں کہ ان غلطیوں کے ساتھ نماز ہی نہ ہو یا جان بوجھ کر (deliberately) ایسا کرنے سے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم ہو۔ البتہ (یہ یاد رہے کہ اوپر بتائی ہوئی) ان غلطیوں میں اس قسم کی غلطیاں بھی شامل ہیں۔ (16)

....

34(b) "خواتین اور بچّیوں کے سجدے وغیرہ میں ہونے والی کچھ غلطیاں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم رکھا (یعنی جس طرح پڑھنے کا حکم ہے، اُس طرح پڑھا تو)، دین کو قائم رکھا اور جس نے اسے چھوڑ دیا اُس نے دین کو ڈھا دیا (یعنی اپنی دینی حالت کو گرا دیا)۔ (منیۃ المصلی ص ۱۳)

واقعہ (incident): **نماز کے ساتھ ساتھ صدقہ**

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی زوجہ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بہت صدقہ و خیرات کرنے والی اور نماز کی پابند (punctual) صحابیہ تھیں۔ ایک دن اللہ کریم کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صُبح کی نماز پڑھ

---

(64) **جواب دیجئے:**

س۱) نماز کے فرائض اور شرائط پر غور کرتے ہوئے، خواتین کی نماز کے رکوع میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

کر واپَس آئے تو عورتوں کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: اے بیبیو! میں نے جہنّم میں اَکْثَر عورتوں کو دیکھا، لہٰذا اپنی طاقت کے مُطابِق (صَدَقہ وخیرات کے ذریعے) اللہ کریم (کی رحمت) کے قریب ہو جاؤ۔ وہاں حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا بھی مَوجود تھیں۔ آپ گھر گئیں، اپنے شوہر حضرت عبدُاللہ بن مَسْعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو **خَاتَمُ النَّبِیّٖن، اِمامُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے فرمان کے بارے میں بتایا اور زیورات اُٹھانے لگیں تو حضرتِ عبدُ اللہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے پوچھا: انہیں کہاں لے جارہی ہیں؟ عَرْض کی: اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم (کی رحمت) کے قریب ہونے کے لیے (انہیں صَدَقہ کروں) اور (اس صدقے کی وجہ سے) اللہ کریم مجھے جہنّم والوں میں سے نہ کرے۔ (الطبقات الکبری، تسمیۃ غرائب...الخ، ۴۲۴۰-زینب بنت ابی معاویۃ، ۲۲۶/۸، مُلخصاً)

غلط اور صحیح طریقے::

(1) غلط طریقہ: "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہنا پھر سجدے میں اس طرح جانا کہ زمین پر پہلے بیٹھنا پھر سجدے میں جانا یا سجدے میں جا کر "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہنا۔

صحیح طریقہ: "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہتے ہوئے سجدے میں جانا کہ "**اَللّٰہ**" کی "**الف**" سے حرکت شروع ہو اور "**اَکْبَر**" کی "**راء**" پر اس طرح ختم ہو کہ زمین پر پہلے دونوں گھٹنے (knees) ایک ساتھ رکھنا پھر بغیر رکے ہاتھ رکھنا، اس کے بعد دونوں کندھوں کی سیدھ میں ناک اور پھر پیشانی (forehead) رکھنا۔

(2) غلط طریقہ: سجدے کے بعد بیٹھتے ہی دوسرے سجدے میں چلے جانا، ہاتھ گھٹنوں (knees) کے قریب رکھنا اور پاؤں مردوں کی طرح کھڑے رکھنا۔

صحیح طریقہ: تکبیر کہتے ہوئے جلسے میں جانا، مکمل بیٹھنے کے بعد سیدھا ہاتھ سیدھی ران (thigh) کے بیچ میں اور اُلٹا ہاتھ، اُلٹی ران (thigh) کے بیچ میں رکھ کر "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ**" کہنا، پھر دوسرے سجدے میں جانا۔

(3) غلط طریقہ: **اَلتَّحِیَّات** میں ہاتھ سیدھے رکھ کر اُنگلی اُٹھا دینا۔

صحیح طریقہ: **اَلتَّحِیَّات** میں "**اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ**" اس طرح پڑھنا کہ سیدھے ہاتھ کی چھوٹی اور اس سے پہلے والی اُنگلی کو بند کرکہ ہاتھ سے ملا لینا، انگوٹھے اور بیچ والی اُنگلی سے گول دائرہ بنانا اور سب سے پہلی اُنگلی کو اس پر رکھنا، اب جب "لَآ" پر پہنچیں (یعنی اَشْھَدُ اَنْ لَّآ) توسب سے پہلی انگلی (جسے شہادت کی انگلی بھی کہتے ہیں) کو اٹھانا اور "اِلَّا" (یعنی لَآاِلٰہَ اِلَّا) پر نیچے رکھ دینا اور سب اُنگلیاں سیدھی کرلینا۔

(4) غلط طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف سرسری سامنہ پھیر کر سلام کرنا۔

صحیح طریقہ: دونوں کندھوں کی طرف سلام پھیرتے وقت اتنا منہ پھیرنا کہ جو پیچھے بیٹھا ہو، اُسے گال نظر آجائے۔

نوٹ: یہ نماز کے اندر ہونے والی کچھ غلطیاں ہیں۔ نماز صحیح ہونے کے لیے نماز کی شرائط و فرائض پورے کرنے ہونگیں، نماز توڑنے والی باتوں سے بھی بچنا ہو گا۔ **یہ بھی یاد رہے کہ** نماز کو مکروہ باتوں سے بچانا، سنّتوں کے مطابق پڑھنا اور قراءت وغیرہ کا درست کرنا بھی نمازی کی ذمہ داری (responsibility) ہے۔(17)

35(a) "مختلف (different) نفل نمازیں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

بندہ سجدے کی حالت میں اپنے ربّ سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے، اِس لئے تم سجدے میں زیادہ دُعا کیا کرو (مسلم ص۱۹۸ حدیث ۱۰۸۳)۔ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں: نفل نماز کے سجدوں میں دُعائیں مانگیں اور دیگر (مثلاً فرض، واجب) نمازوں کے سجدوں میں تسبیح کرکہ (مثلاً "**سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" پڑھ کر) دعا مانگیں کیونکہ

---

(65) جواب دیجئے:

س۱) نماز کے فرضوں اور شرطوں (preconditions) پر غور کرتے ہوئے، خواتین کی نماز کے سجدے میں ہونے والی **ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز ہی نہیں ہوتی؟**

س۲) نماز کے مکروہات پر غور کرتے ہوئے ایسی غلطیاں بتائیں کہ جن سے نماز **مکروہِ تحریمی ہوتی ہے؟**

تسبیح بھی ایک طرح کی دعا ہے کہ اِن تسبیحات میں اللہ کریم کی تعریف ہے۔(مرآۃالمناجیح ج۲ص۷۱ماخوذاً)

یادرہے کہ:(نفل) نماز(کے سجدوں) میں عربی میں دُعا مانگنی ہیں۔قرآن وحدیث میں جو دعائیں ہیں اور یاد ہیں تو دُعا کی نیّت کے ساتھ یہ پڑھیں۔اپنے لیے،اپنے(مسلمان)والدین،استاد صاحبان،پیر و مرشد اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے دُعا مانگیں،صرف اپنے لیے نہ مانگیں۔(بہارِ شریعت،ج۱،ح۳،ص،۵۳۵،۵۳۴، مسئلہ ۱۱۹ تا ۱۲۴ ماخوذاً)

واقعہ(incident): ہر مسجد میں نماز

حضرت ابن شوذب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی میں حضرت ثابت بنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ساتھ کہیں جاتا تو جس مسجد کے قریب سے بھی گزر ہوتا وہ اس میں نفل نماز ضرور پڑھتے۔(اللہ والوں کی باتیں ج۲ص۴۹۱)

نفل نمازیں:

{1} تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں:جو شخص مسجد میں آئے،وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔(صحیح البخاري،کتاب الصلاۃ،الحدیث:۴۴۴،ج۱،ص۱۷۰)

()فرض یاسنّت یا کوئی نماز،مسجد میں پڑھ لی تحیۃُ المسجد ادا ہوگئی،چاہے تحیۃُ المسجد کی نیّت نہ بھی کی ہو()اس نماز کا حکم اس کے لیے ہے جو نماز کی نیّت سے مسجد میں نہ گیا بلکہ درس وذکر وغیرہ کے لیے گیا ہو(تو اب تحیۃُ المسجد پڑھ لے)()اگر اپنی فرض نماز اکیلے(alone)پڑھنے یا جماعت سے پڑھنے کی نیّت سے مسجد میں گیا تو تحیۃُ المسجد بھی ہو گئی جبکہ مسجد میں آتے ہی پڑھ لی اور()اگر زیادہ وقت گزر گیا،اس کے بعد فرض نماز وغیرہ پڑھیں تو اب یہ آدمی،تحیۃُ المسجد بھی پڑھے۔

()ہر دن میں ایک(1)مرتبہ تحیۃُ المسجد کافی ہے(یعنی ایک ہی بار پڑھے)ہر مرتبہ(مسجد آنے پر،اس نماز کو پڑھنے کی)ضرورت نہیں اور()اگر کوئی شخص بے وضو مسجد میں گیا یا اور کوئی وجہ ہے(مثلاً مکروہ وقت میں گیا) کہ تحیۃُ المسجد نہیں پڑھ سکتا تو چار(4)بار **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہے۔(بہارِ

شریعت، حصہ ۴، ص ۶۷۵، مسئلہ ۴، ۲)

{2} تَحِیَّۃُ الْوُضُو : ہمارے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کی توجّہ (attention) کے ساتھ دو (2) رکعت پڑھے، اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، الحدیث: ۲۳۴، ص ۱۴۴)

() تحیۃُ الوضو کہ وضو کے بعد اعضا (یعنی جسم) خشک ہونے سے پہلے دو (2) رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے (اور ثواب کا کام ہے جبکہ مکروہ وقت نہ ہو)۔

() غسل کے بعد بھی دو (2) رکعت نماز مستحب (اور ثواب کا کام) ہے۔ وضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو تحیۃُ الوضو بھی ہو گئی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴، ص ۶۷۵، مسئلہ ۴، ۲)

{3} نمازِ اشراق: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر اللہ کریم کا ذکر کرتا رہا، یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا پھر دو (2) رکعتیں پڑھیں تو اُسے پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔

(جامع الترمذي، أبواب السفر، الحديث ۵۸۶، ج ۲، ص ۱۰۰)

() نماز اشراق کا وقت سورج چمکنے کے بیس (20) منٹ بعد سے ہے، اسی میں احتیاط (caution) ہے کہ پاک و ہند اور عرب ممالک والے بیس (20) منٹ کا وقفہ (gap) دیں۔ (مراۃ شرح مشکوۃ، جلد ۲، ص ۵۴۳ سوفٹ ائیر مع واجباتِ حج اور تفصیلی احکام ص ۱۴۷ ماخوذاً)

{4} نمازِ چاشت: حدیث شریف میں ہے، جس نے چاشت کی بارہ (12) رکعتیں پڑھیں، اللہ کریم اس کے لیے جنّت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (جامع الترمذي، أبواب الوتر، الحديث: ۴۷۲، ج ۲، ص ۱۷)

() نمازِ چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ (12) رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔

() نمازِ اشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔ (اسلامی بہنوں کی نماز ص ۱۸۰)

{5} نمازِ اوّابین: اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو مغرب کے بعد چھ (6) رکعتیں پڑھے جن کے درمیان کوئی بری بات نہ کرے تو یہ بارہ (12) سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، رقم ۱۱۶۷، ج۲، ص۴۵)

()اس نماز کا نام صلوۃ اوّابین ہے۔ کچھ عُلَمائے کِرام فرماتے ہیں کہ یہ چھ (6) رکعتیں مغرب کی سنّتوں و نفلوں کے ساتھ ہیں (یعنی دو (2) سنت، دو (2) نفل مغرب اور اس کے بعد دو (2) نفل پڑھنے سے اوّابین ادا ہو جائے گی)۔

()اس طرح کی حدیثوں سے عبادت کا ثواب مراد ہوتا ہے، لہذا اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بار نماز اوّابین پڑھ کر بارہ (12) سال تک نماز نہ پڑھو۔ (مراۃ جلد ۲، ص۳۹۷ سوفٹ ائیر، مُلخصاً) لہذا پانچوں فرض نمازیں پابندی (punctuality) سے پڑھنا اپنی جگہ فرض ہی ہیں۔

{6} نمازِ تَہَجُّد: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص رات کو جاگے اور اپنے گھر والوں کو جگائے پھر دونوں دو (2) دو (2) رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والے (لوگوں میں) لکھے جائیں گے۔
(المستدرک للحاکم، کتاب صلاۃ التطوع، الحدیث: ۱۲۳۰، ج۱، ص۶۲۴)

()نمازِ عشا کے فرض پڑھنے کے بعد تَہَجُّد سے پہلے سولینا ضروری ہے، اگر کوئی بالکل نہ سویا تو اس کے یہ نوافل تَہَجُّد نہ ہوں گے (بلکہ یہ صلوۃ اللّیل یعنی رات کے نوافل ہونگے)۔ جن بزرگوں کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے تیس (30) یا چالیس (40) سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی جیسے حضور غوث اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا امام ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ وہ حضرات رات میں تھوڑی دیر (بیٹھے بیٹھے) اونگھ لے لیتے ہونگے کہ جس سے تَہَجُّد پڑھ سکتے ہوں لہذا ان بزرگوں پر یہ اعتراض نہیں (کیا جاسکتا کہ وہ تَہَجُّد نہ پڑھتے تھے)۔ (مراۃ جلد ۲، ص۴۱۴ سوفٹ ائیر، مُلخصاً)

()کم سے کم تَہَجُّد کی دو (2) رکعتیں ہیں اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے آٹھ (8) رکعتیں تک پڑھنا ثابت ہے۔
(بہار شریعت، ص۶۷۸، مسئلہ ۳، حدیث ۳)

() جو سو کر اُٹھنے کی طاقت رکھتا ہو اُس کیلئے افضل ہے کہ رات کے آخری حصّے (final part of night) میں پہلے تَہَجُّد پڑھے پھر وتر کی نماز پڑھے۔ (نماز کے احکام ص ۳۷۲ مُلخصاً)[18]

35(b) "مختلف نفل نمازیں"

فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم:

جو اکیلے میں دو (2) رکعت نماز پڑھے کہ اللہ کریم اور اُس کے فرشتوں کے علاوہ (other) کوئی بھی اُسے نہ دیکھے اُس کے لیے جہنّم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (کنزالعمال ج ۴ ص ۱۲۵ حدیث ۱۹۰۱۵)

واقعہ (incident): **تیرہ (13) جگہ سے بندھے ہوئے بزرگ**

حضرتِ حسین بن منصور رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے جسم کو ٹخنوں (ankles) سے گھٹنوں (knees) تک تیرہ (13) جگہوں سے بیڑیوں (fetters) میں جکڑ رکھا تھا اور اسی حالت میں وہ دن رات میں ایک ہزار (1000) رکعت نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۸۴)

نفل نمازیں:

{7} **نمازِ سفر:** حدیث شریف میں ہے: کہ کسی نے سفر کے ارادے سے جاتے وقت، اپنے اہل (گھر والوں) کے پاس اُن دو (2) رکعتوں سے بہتر کچھ نہ چھوڑا، جو ان کے پاس پڑھیں۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج ۲، ص ۵۶۵)

() سفر میں جاتے وقت دو (2) رکعتیں اپنے گھر پر پڑھ کر جائے (یہ مستحب اور ثواب کا کام ہے اور) یہی نمازِ سفر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص ۶۷۶ ملخصاً)

{8} **نمازِ واپسی سفر:** اللہ کریم کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے اور ابتداءً (یعنی پہلے) مسجد میں جاتے اور دو (2) رکعتیں مسجد میں نماز پڑھتے پھر وہیں ٹھہرتے۔

---

(66) **جواب دیجئے:**

س ۱) **نمازِ تَہَجُّد، اشراق، چاشت اور اوابین** کا وقت اور رکعتوں کی تعداد بتائیں؟

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، الحدیث:٧١٦، ص٣٦١)

()نمازِ واپسی سفر کہ سفر سے واپس ہو کر دو(2) رکعتیں مسجد میں ادا کرے (یہ مستحب اور ثواب کا کام ہے)۔

(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص٦٧٧)

()یہ سب نمازیں عام نفل نمازوں کی طرح پڑھی جائیں گی اور نیّت یوں کریں کہ "دو(2) رکعت نمازِ سفر" یا "دو(2) رکعت نمازِ واپسیِ سفر"۔

{9}صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح: نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو (صلاتُ التَّسْبِیْح یعنی) "صلوٰۃُ التسبیح" کا طریقہ بتایا پھر فرمایا: کہ اگر تم سے ہو سکے کہ تم ہر روز (daily) ایک (1) بار پڑھ سکو تو پڑھا کرو اور اگر روز (daily) نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ کر سکو تو زندگی میں ایک بار۔ (ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، ج٢، ص٥٧٠.)

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح کا **طریقہ:** نمازِ تسبیح کی نیّت کے ساتھ "**اَللّٰہُ اَکْبَر**" کہہ کر "**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیْرُکَ**" پڑھے پھر یہ پڑھے "**سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر**" پندرہ(15) بار پھر "**اَعُوْذُ**" اور "**بِسْمِ اللّٰہ**" اور "**اَلْحَمْدُ**" اور سورت پڑھ کر دس بار(10) تسبیح ("**سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر**") پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں ("**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم**" کم از کم تین(3) مرتبہ کہنے کے بعد) دس بار(10) وہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے "**سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ**" کہتے ہوئے سر اٹھائے، سیدھا کھڑا ہو کر "**اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد**" کہئے پھر دس(10) بار وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں ("**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" کم از کم تین(3) مرتبہ کہنے کے بعد) دس بار(10) وہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے جلسے میں جائے اور مکمل بیٹھنے کے بعد "**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ**" کہے پھر دس بار(10) وہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدے کو جائے اور اس میں ("**سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی**" کم از کم تین(3) مرتبہ کہنے کے بعد) دس(10) مرتبہ وہی تسبیح پڑھے (اس طرح ایک رکعت میں

پچھتر(75)تسبیحات ہو گئیں)۔یوہیں چار(4)رکعت پڑھے ہر رکعت میں پچھتر(75)بار تسبیح اور چاروں میں تین سو(300)ہوئیں۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۴، ص ۶۸۳ ماخوذاً)

"صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح" کے مسائل:

(۱)"قعدہ اولیٰ" اور قعدہ اخیرہ" میں تسبیح نہیں پڑھیں گے۔**یاد رہے!**دو(2)رکعت سے زیادہ رکعت والی نماز میں دوسری (2nd)رکعت کے بعد بیٹھنے کو "قعدہ اولیٰ" کہتے ہیں اور ہر نماز کے آخر میں جو بیٹھتے ہیں، اُسے "قعدہ اخیرہ" کہتے ہیں۔

(۲)قعدہ اولیٰ میں "**اَلتَّحِیَّات**" کے بعد "درودِ ابراہیم" اور "دعا" بھی پڑھیں۔

(۳)تیسری(3rd)رکعت کے شروع میں ثناء(یعنی "**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰـہَ غَیْرُکَ**")بھی پڑھے۔

(۴)اگر سجدۂ سہو واجب ہو تو(سجدہ سھو کے دو)سجدے کرے مگر ان دونوں سجدوں میں "صلوٰۃُ التسبیح" کی تسبیحات(یعنی **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ**)نہیں پڑھی جائیں گی۔

(۵)اگر کسی جگہ بھول کر دس بار(10 times)سے کم پڑھی ہیں تو دوسری جگہ پڑھ لے تاکہ وہ مقدار (quantity)پوری ہو جائے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع(next turn)تسبیح کا آئے وہیں پڑھ لے مثلاً "قومے" کی(یعنی "رکوع" کے بعد سیدھا کھڑا ہوا اور تسبیح پڑھنا بھول گیا تو اب یہ دس (10) تسبیح بھی)"سجدے" میں کہے(یعنی اب اس پہلے "سجدے" میں بیس(20)مرتبہ تسبیح کہے)لیکن() رکوع میں تسبیح پڑھنا بھولا ہو تو اسے بھی "سجدے" ہی میں کہے "قومے" میں(یعنی "رکوع" کے بعد سیدھا کھڑا ہو کر)نہ کہے کہ "قومے" کی مقدار(duration)کم ہوتی ہے اور پہلے "سجدے" میں بھولا تو دوسرے (سجدے)میں، وہ تسبیح بھی پڑھے مگر "جلسے" (یعنی سجدے کے بعد جو بیٹھتے ہیں، اس)میں (رہ جانے والی تسبیح) نہ پڑھے۔(ردالمحتار)

(٦)تسبیح اُنگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شمار(count) کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔

(٧)ہر اُس وقت میں کہ جو مکروہ نہ ہو یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔(عالمگیری،ردالمحتار)

(بہارِ شریعت،ج۱،ص۶۸۴،مسئلہ۴،۳)(19)

....

36 "اذان کا طریقہ"

حدیثِ مُبارک:

جس بستی میں اَذان دی جائے،اُس دن اللہ کریم اپنے عذاب(punishment)سے اُس بستی کو امن (peace)دے دیتا ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۱ص۲۵۷حدیث۷۴۶)

واقعہ(incident): مزار شریف سے اَذان کی آواز آتی

پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پیارے نواسے، امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو یزید کی فوج نے شہید (یعنی قتل۔murder) کیا تھا۔یزید بہت ظالم اور سخت گناہ گار تھا۔اس کے بُرے کام بہت زیادہ تھے یہاں تک اس نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی پیاری مسجد، مسجدِ نبوی شریف پر بھی حملہ کر دیا اور کئی صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کو شہید بھی کر دیا، مسجد میں ہونے والی اذان اور نمازیں بھی بند کروادیں۔حضرت ابو محمد سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دیوانے(insane) اور بیمار بن کر ان دنوں مسجد نبوی میں حاضر رہے، خود فرماتے ہیں:اُن دنوں مسجد نبوی شریف میں میرے علاوہ (other)اور کوئی نہیں ہوتا تھا، یزیدیوں کی جماعتیں مسجد نبوی شریف میں آتیں اور یہ لوگ کہتے:اِس بوڑھے دیوانے کو دیکھو!اور جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے

---

(67)"صَلٰوۃُالتَّسْبِیْح" کا practical ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

جواب دیجئے:

س۱)صلوٰۃُالتسبیح کا طریقہ بتائیں؟

پیارے پیارے مزار شریف سے اذان کی آواز آتی پھر میں آگے بڑھتا اور نماز پڑھتا اور میرے علاوہ (other) مسجد میں کوئی نہیں ہوتا تھا۔ (الطبقات الکبری ج ۵ ص ۱۰۰)

اذان:

{1} **اذان کا طریقہ:** مسجد (میں جس جگہ نماز پڑھی جاتی ہے، اُس) سے باہر (یا اذان کے کمرے وغیرہ میں) قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو۔ اور کانوں کے سوراخوں میں کلمہ کی (یعنی انگوٹھے کے ساتھ والی) انگلیاں ڈال کر اونچی آواز سے "**اَللّٰهُ اَكْبَر**"۔ "**اَللّٰهُ اَكْبَر**" کہے پھر ذرا ٹھہر کر (یعنی رُک کر) "**اَللّٰهُ اَكْبَر**"۔ "**اَللّٰهُ اَكْبَر**" کہے۔ پھر ذرا ٹھہر کر "**اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**" کہے پھر ذرا ٹھہر کر دوسری بار (second time) یہی کہے پھر "**اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ**" ﷺ کہے پھر ذرا رُک کر دوسری بار یہی کہے پھر سیدھی طرف منہ کر کہ "**حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ**" کہے پھر قبلے کی طرف منہ کر کے کچھ دیر رُکے، اب دوبارہ سیدھی طرف منہ کر کہ یہی کہے پھر اُلٹی طرف منہ کر کے **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** " کہے پھر قبلے کی طرف منہ کر کے کچھ دیر رُکے، اب دوبارہ اُلٹی طرف منہ کر کہ یہی کہے۔ پھر قبلہ کی طرف منہ کرے اور "**اَللّٰهُ اَكْبَر**"۔ "**اَللّٰهُ اَكْبَر**" کہے پھر ایک مرتبہ "**لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ**" کہے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج ۱، ص ۵۵۔۵۶ ملخصاً)

{2} اذان میں طاقت سے زیادہ اونچی آواز کرنا مکروہ ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۸، ۴۶۹)۔ اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مُستحب (ثواب کا کام) ہے مگر ہِلانا اور گھمانا فضول حرکت ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۳۷۳)

{3} "**حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ**" سیدھی طرف منہ کر کے کہے اور "**حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ**" اُلٹی طرف منہ کر کے کہیں، چاہے اذان نماز کیلئے نہ ہو مثلاً بچّے کے کان میں اذان کہی۔ یہ ہلنا صرف مُنہ کا ہے سارا جسم نہیں موڑیں گے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۶۶، بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۶۹)

{4} فجر کی اذان میں "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہنے کے بعد دو(2) مرتبہ "الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کہنا بھی مستحب (اور ثواب کا کام) ہے۔(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، ج۱، ص۵۵) اگر نہ کہا تب بھی اذان ہو جائے گی۔(قانونِ شریعت ص۸۹)

{5} اذان کے بعد بلکہ پہلے بھی درود شریف پڑھے۔ پھر اذان پڑھنے والا اور اذان سننے والے سب یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ O(جنتی زیور ص۲۶۴، ملخصاً)(20)

....

37 "اذان اور اس کا جواب"

فرمانِ آخری نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم:

جب اَذان کہی جاتی ہے، آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دُعا قبول ہوتی ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الأذان، الحدیث:۲۰۹۱۰، ج۷، ص۲۷۹.)

واقعہ(incident): زندگی کی آخری اذان سنتے ہی مسجد چلے گے

حضرت عامر رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کی موت کا وقت تھا، آپ روح نکلنے کی تکالیف میں تھے کہ مغرب کی اذان شروع

---

(68) **اذان کا practical** ویب سائٹ **farzuloom.net** سے دیکھیں۔

جواب دیجئے:

س۱) **اذان کا طریقہ** بیان کریں؟

س۲) اذان کے بعد کی دعا کونسی ہے؟

ہوگئی۔ فرمایا: میرا ہاتھ پکڑو اور مجھے مسجد لے چلو۔ عرض کی گئی: آپ بیمار ہیں۔ فرمایا: میں اذان کے ذریعے اللہ کریم کے بلاوے کو سنوں اور قبول نہ کروں! (یعنی اذان سن لینے کے بعد میں مسجد جا کر جماعت میں شامل نہ ہوں! یہ مجھ سے نہیں ہوسکتا)۔ لوگ ہاتھ پکڑ کر آپ کو مسجد میں لے آئے اور آپ مغرب کی نماز امام کے پیچھے جماعت سے پڑھنے لگے، ابھی ایک (1) رَکعت نماز ہی پڑھی تھی کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔ (سیر اعلام النبلاء ج۶ ص ۵۲)

اذان اور جواب:

{1} اگر کوئی شخص (مثلاً سخت بیمار ہونے کی وجہ سے) شَہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر (اس شخص کو دوبارہ) اذان کہہ لینا مُستَحَب (اور ثواب کا کام) ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج۲ ص۷۸، ۶۲)
یاد رہے! شرعی اجازت کے بغیر مرد کا مسجد میں ہونے والی فرض نمازوں کی جماعت کو چھوڑنا، ناجائز و گناہ اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

{2} وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور اذان دیتے ہوئے، نماز کا وقت شروع بھی ہوگیا، تب بھی دونوں صورَتوں (caase) میں اذان دوبارہ کہئے۔
(الہدایۃ ج۱ ص۴۵)

{3} خواتین اپنی نَماز ادا (یعنی وقتی) پڑھتی ہوں یا قضا اس میں ان کیلئے اذان واِقامت کہنا مکروہ ہے۔
(دُرِّ مُختار ج۲ ص۷۲)

{4} بے وُضو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۶۶، مَراقی الفَلاح ص۴۶)

{5} ناسمجھ بچّے کی اذان مکروہ ہے۔ ایسی اذان دوبارہ دی جائے گی۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۴۶۶، دُرِّ مُختار ج۲ ص۷۵)
سمجھدار (sensible) بچّہ اذان دے سکتا ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۷۵)

{6} اگر مؤذّن صاحب ہی امام صاحب بھی ہوں تو بہتر ہے۔ (دُرِّ مُختار ج۲ ص۸۸) (فیضانِ اذان ص۹ تا ۱۱)

اذان کا جواب:

{1} نَماز کی اذان کے علاوہ (other) دیگر اذانوں کا جواب بھی دیا جائے گا مَثَلاً بچّے کے (پیدا ہونے پر) کان میں

کہی جانے والی اذان۔(رَدُّالْمُحتار ج۲ ص۸۲)

{2} مقتدیوں (امام کے پیچھے جو نماز پڑھنے کے لیے موجود ہیں، اِن) کو خطبے کی اذان کا جواب ہر گز نہ دینا چاہئے یہی احتیاط (caution) سے قریب ہے۔ ہاں اگر یہ جوابِ اذان یا (دو خطبوں کے درمیان) دعا، دل سے کریں، زَبان سے کوئی لفظ بھی نہ نکالیں تو کوئی حرج (مثلاً! گناہ) نہیں۔ اور امام صاحب یعنی خطیب صاحب اگر زَبان سے بھی جوابِ اذان دیں یا دُعا کریں تو جائز ہے۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۸ ص ۳۰۱،۳۰۰ مُلخصاً)

{3} اَذان سُننے والے کیلئے اَذان کا جواب دینے کا حکم ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۲)

{4} جب اذان ہو تو اُتنی دیر کیلئے سلام وکلام (یعنی بات چیت)، سلام کا جواب اور تمام کام روک دیں یہاں تک کہ قرآنِ پاک کی تِلاوت بھی روک دیں، اذان کو غور سے سنئے اور جواب دیجئے۔ اِقامت میں بھی اِسی طرح کیجئے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۳، دُرِّ مختار ج۲ ص ۸۶، مُلَخَّصاً)

{5} جو اَذان کے وَقت باتوں میں مصروف (busy) رہے اس کا خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے، مَعَاذَ اللہ! (یعنی اللہ کریم ہمیں اس سے بچائے)۔(بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۳)

{6} راستے پر چل رہا تھا کہ اذان کی آواز آئی تو (بہتر یہ ہے کہ) اُتنی دیر کھڑا ہو جائے (چپ چاپ) سُنے اور جواب دے (عالمگیری ج۱ ص ۵۷، ایضاً)۔ ہاں! اذان کے دوران مسجد یا وُضو خانے کی طرف چلنے اور وُضو کرنے میں کوئی گناہ نہیں اِس دوران زَبان سے جواب بھی دیتے رہیے۔

{7} اذان کے دوران استنجا خانے (toilet) جانا بہتر نہیں کیونکہ وہاں اذان کا جواب نہ دے سکے گا اور یہ بہت بڑے ثواب سے محرومی ہے البتہ سخت ضرورت ہو یا جماعت نکل جانے کا خوف ہو تو چلا جائے۔

{8} اگر کچھ اذانیں سُنے تو اس پر پہلی اذان ہی کا جواب ہے اور بہتر یہ ہے کہ سب کا جواب دے۔(دُرِّ مختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ ص ۸۲، بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۳)

{9} اگر اذان کے وقت جواب نہ دیا اور زِیادہ دیر نہ گزری ہو تو اب جواب دے لے۔(دُرِّ مختار ج۲ ص ۸۳)

جوابِ اذان کا طریقہ:

{1}جواب دینے والے کو چاہئے کہ جب مؤذّن صاحب ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ''، ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ '' کہہ کر خاموش ہوں اُس وقت ''اَللّٰہُ اَکْبَرْ''، اَللّٰہُ اَکْبَرْ'' کہے{2}اِسی طرح ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کا جواب دے{3}جب مؤذّن صاحِب پہلی بار ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ'' کہیں تو جواب میں یہی جملہ دہرائے پھر یہ کہے: '' صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' پھر انگوٹھوں کے ناخن ہونٹ پر رکھ کر بغیر آواز نکالے آنکھوں سے لگالے، اور کہے: '' اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ''{4}جب مؤذّن صاحِب دوسری بار ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ '' کہیں تو جواب میں یہی کلمہ دہرائے اور یہ کہے:''قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ'' پھر انگوٹھوں کے ناخن ہونٹ پر رکھ کر بغیر آواز نکالے آنکھوں سے لگالے، اور کہے: اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ ''(رَدُّالْمُحتار ج۲ص ۸۴ بتغیر){5}''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' کے جواب میں بہتر ہے کہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہے پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ'' کہے بلکہ یہ بھی کہے: '' مَا شَاءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَالَمْ یَشَأْلَمْ یَکُن''{6}حَیَّ عَلَی الْفَلَاح ''کا جواب بھی اسی طرح دے۔(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ص ۸۲، عالمگیری ج۱ص۵۷){7}فجر کی اذان میں ''اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ '' کے جواب میں کہے: ''صَدَقْتَ وَبَرِرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ ''۔(دُرِّمُختار ورَدُّالْمُحتار ج۲ص ۸۳)(21)

....

38 ''اذان کے بعد مسجد سے نکلنا اور اقامت''

پیاری پیاری حدیثیں:

{1} فرمانِ آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جو اَذان سُن کر یہ دُعا پڑھے تو اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔(دعا یہ ہے:) اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ

---

(69) جوابِ اذان کا practical ویب سائٹ farzuloom.net سے دیکھیں۔

جواب دیجئے:

س۱) **اذان کے کچھ مسائل بتائیں۔**

س۲) اذان کے **جواب کے کچھ مسائل** بتائیں۔

وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ (ترجمہ:) اے اللہ! اے اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! تو (ہمارے سردار) حضرتِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو وسیلہ (یعنی جنّت میں ایک ایسی جگہ کہ جو صرف ایک ہی کو ملے گی (فتاوی رضویہ جلد ۳۰، ص ۲۳۳ ملخصا)) اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور اُن کو مقامِ محمود (یعنی گناہ گاروں کے گناہ مُعاف کرنے کی سفارش اور شفاعت والے درجے (فتاوی رضویہ جلد ۳۰، ص ۷۰ الملخصاً)) میں کھڑا کر جس کا تو نے اُن سے وعدہ کیا ہے۔ (صحیح البخاري، کتاب التفسیر، ۱۱۔باب، الحدیث: ۴۷۱۹، ج۳، ص ۲۶۲)

نوٹ: اللہ کریم قیامت کے دن اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو **یقینی** طور پر وسیلہ اور مقامِ محمود عطا فرمائے گا، چاہے مسلمان نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے لئے اس کی دعا کریں یا نہ کریں کیونکہ یہ اللہ کریم کا اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سے وعدہ ہے اور اللہ کریم اپنے وعدے کے خلاف نہیں فرماتا، البتہ مسلمانوں کو وسیلہ اور مقامِ محمود کی دعا مانگنے کا جو فرمایا گیا ہے وہ اس لئے ہے کہ اس دعا سے، دعا کرنے والے کو یہ فائدہ ملے کہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی شفاعت حاصل کرلے۔ (صراط الجنان ج ۵، ص ۴۹۹ مُلخصاً)

{2} فرمانِ مُصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جب تم مؤذن کو (اذان کہتے ہوئے) سنو تو اذان کے کلمات (الفاظ) دہراتے جاؤ (repeat کرو) اور پھر مجھ پر دُرود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک (1) مرتبہ دُرود پڑھتا ہے، اللہ کریم اس کے بدلے میں اس پر دس (10) رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ کریم سے میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا مانگو کیونکہ وہ جنّت کا ایک ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کو ملے گا اور مجھے اُمید ہے کہ وہ بندہ میں ہوں۔ جو شخص میرے لئے مقامِ وسیلہ کی دعا مانگے تو میں اُس کی شفاعت کرونگا۔ (مسلم، ص ۱۶۲، حدیث: ۸۴۹)

{3} حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے اذان کے بعد پڑھنے کی جو دعا بتائی، اُس میں یہ بھی ہے کہ: وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ترجمہ: اور ہمیں قیامت کے دِن اُن کی شفاعت نصیب فرما)۔

(المعجم الکبیر للطبراني، الحدیث: ۱۲۵۵۴، ج ۱۲، ص ۶۶۔۶۷ ملخصاً)

واقعہ(incident): **میں مؤذّن (یعنی اذان دینے والے) کی اذان سنتا ہوں**

حضرت ربیع رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو جب فالج ہو گیا تو دو(2) آدمیوں کے ساتھ مسجد میں باجماعت نماز کے لیے تشریف لاتے، جب کہا جاتا: حضور! آپ معذور (disabled) ہیں۔ تو فرماتے: لیکن میں مُؤَذِّن سے "**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ**" (یعنی نماز کی طرف آؤ!)، "**حَیَّ عَلَی الۡفَلَاح**" (یعنی بھلائی کی طرف آؤ!) سنتا ہوں اور جو اذان سنے اُسے چاہئے کہ وہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آئے، چاہے گھسٹتے (dragging کرتے) ہوئے جانا پڑے! (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۱۳۳ رقم ۱۷۰۷ ملخصاً) یہ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کا جذبہ اور نماز سے محبّت تھی، لیکن شریعت کا مسئلہ یہی ہے کہ ایسا مریض جس کو جماعت کے لئے جانے میں سخت مشکل ہو اُس کو مسجد کی حاضِری مُعاف ہے۔

اَذان کے بعد مسجِد سے نکلنا:

{1} جس شخص نے نماز نہ پڑھی ہو اسے مسجد سے اذان کے بعد نکلنا مکروہِ تحریمی (ناجائز و گناہ) ہے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے: **اذان کے بعد جو مسجِد سے چلا گیا اور کسی حاجت (یعنی ایسی ضرورت) کے لیے نہیں گیا (کہ جس کی شریعت نے اجازت دی ہو) اور واپس نہ ہونے کا ارادہ ہے وہ منافق ہے۔** (ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۰۴ حدیث ۷۳۴)

{2} اذان سے مراد نماز کا وقت شروع ہو جانا ہے، چاہے ابھی اذان ہوئی ہو یا نہیں ہوئی ہو۔ (در مختار ج ۲ ص ۶۱۳)

{3} جو شخص کسی دوسری مسجد کی جماعت کا انتظام (arrangement) چلانے والا ہو، مثلًا امام صاحب یا مُؤَذِّن صاحب ہوں کہ اُن کے ہونے سے لوگ وہاں ہوتے ہیں ورنہ اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں، ایسے شخص کو اجازت ہے کہ یہاں سے اپنی مسجد کو چلا جائے، چاہے یہاں (جماعت کیلئے) اقامت بھی شروع ہو گئی ہو مگر جس مسجد کا انتظام چلاتا ہے اگر وہاں جماعت ہو چکی تو اب یہاں سے جانے کی اجازت نہیں۔ (در مختار و رد المحتار ج ۲ ص ۶۱۳)

{4} سبق کا وقت ہے تو یہاں سے اپنے استاد صاحب کی مسجد کو جا سکتا ہے۔

{5} کسی کو کوئی ضرورت ہو اور واپس ہونے کا ارادہ ہو تو بھی جانے کی اجازت ہے، جبکہ مضبوط خیال (strong

(assumption)ہو کہ جماعت سے پہلے واپس آجائے گا۔(درمختار ج۲ ص ۶۱۴)

اقامت اور اس کے مسائل:

{1}مل کر جماعت سے نماز پڑھنے سے پہلے، اذان کی طرح کے الفاظ پڑھے جاتے ہیں، اِسے ''اقامت'' کہتے ہیں۔ یہ الفاظ اذان کی طرح ہوتے ہیں مگر اس میں ''**حَیَّ عَلَی الْفَلَاح**'' کے بعد دو مرتبہ ''**قَدْقَامَتِ الصَّلاۃ**'' پڑھتے ہیں۔(بہارِ شریعت ج۱، ص ۴۷۰، مسئلہ ۴۱ ماخوذاً)

{2}اِقامت مسجِد میں امام صاحب کے بالکل پیچھے کھڑے ہو کر کہنا بہتر ہے۔ اگر کسی وجہ سے بالکل پیچھے نہ ہو سکتی ہو تو پھر سیدھی طرف مُناسِب ہے۔(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ج۵، ص ۳۷۲، ماخوذاً)

{3}اقامت میں اتنی آواز ہو کہ جو نماز کے لیے آئے ہیں، وہ سُن لیں۔ اَذان کی طرح زور سے نہ کہی جائے۔ اِقامت میں یہ سنّت نہیں کہ اونچی جگہ یا مسجد سے باہر ہو (بلکہ مسجد کے اندر، صف میں اقامت کہی جائے)۔
(بہارِ شریعت ج۱، ص ۴۷۰، مسئلہ ۴۱، ماخوذاً)

{4}اِقامت اذان سے بھی زیادہ تاکیدی (اور اہم) سنّت ہے۔(دُرِّمُختار ج۲ ص ۶۸)

{5}اِقامت کا جواب دینا مُستَحَب (اور ثواب کا کام) ہے۔(بہارِ شریعت ج۱ ص ۴۷۳)

{6}اِقامت کے کَلِمات (الفاظ) جلد جلد کہیں اور درمیان میں سَکتہ (pause) مت کیجئے۔(ص ۴۷۰)

{7}اِقامت میں بھی ''**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ**'' اور ''**حَیَّ عَلَی الْفَلَاح**'' میں سیدھی طرف اور اُلٹی طرف منہ پھیریئے۔(دُرِّمُختار ج۲، ص ۶۶)

{8}اِقامت اُسی کا حق ہے جس نے اذان کہی ہے، اذان دینے والے کی اجازت سے دوسرا کہہ سکتا ہے اگر بغیر اجازت کہی اور مؤذّن (یعنی جس نے اذان دی تھی اُس) کو بُرا لگا تو مکروہ ہے۔(عالمگیری ج۱ ص ۵۴)

{9}اِقامت کے وَقت کوئی شخص آیا تو اُسے کھڑے ہو کر انتِظار کرنا مکروہ ہے بلکہ بیٹھ جائے اِسی طرح جو لوگ مسجِد میں موجود ہیں وہ بھی بیٹھے رہیں (جب کہ امام صاحب مسجد میں موجود ہوں) اور اُس وَقت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر (اقامت پڑھنے والا) ''**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ**'' پر پہنچے یہی حکم امام صاحب کیلئے ہے (کہ جو پہلے سے مسجد

میں ہوں)۔(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۴۷۱)[22]

....

(70) جواب دیجئے:

س ۱) **اذان کے بعد مسجد سے نکلنے** کے کچھ مسائل بتائیں۔

س ۲) **اقامت** کے کچھ مسائل بتائیں۔

www.farzuloom.net